THU.25.July.2024
VOLUME:19 NO: 189
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 25/ جولائی 2024
جلد:19 شمار 189
19/ محرم الحرام 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

بجٹ میں سوتیلا رویہ، اپوزیشن کا ریمارک، راجیہ سبھا میں احتجاج

ہم بجٹ کی مذمت کرتے ہیں، اس میں کوئی توازن نہیں، کوئی ترقی نہیں، ایوان بالا کے اپوزیشن لیڈر کھرگے کا ردعمل

مرکزی بجٹ میں ریاستوں سے امتیازی سلوک کیخلاف راجیہ سبھا سے واک آوٹ کرنے کے بعد اپوزیشن قائدین نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

نئی دہلی: کانگریس کی قیادت میں انڈیا اتحاد کے ممبران پارلیمنٹ نے چہارشنبہ کے روز یونین بجٹ 25-2024 پر بحث کے دوران راجیہ سبھا سے علامتی واک آوٹ کیا اور الزام لگایا کہ وزیر خزانہ نرملا سیتارامن کی تجاویز امتیازی تفریق پر مبنی اور وفاقیت کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ واک آوٹ کے بعد اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر جمع ہوئے اور حکومت اور بجٹ کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس سے پہلے، بجٹ پر بحث کے دوران راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملک ارجن کھرگے نے کہا کہ ہم بجٹ کی مذمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی توازن نہیں ہے، کوئی ترقی نہیں ہے۔ حزب اختلاف کے ارکان پارلیمنٹ کے ایوان بالا سے واک آوٹ کرنے کے بعد، انہوں نے کہا کہ بجٹ فریب پر مبنی ہے اور اس میں کوئی انصاف نہیں ہے۔ کھرگے نے کہا کہ حکومت کا یہ بجٹ صرف اپنے اتحادیوں کو مطمئن کرنے کیلئے ہے۔ انہوں نے دوسروں کو کچھ نہیں دیا۔ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت مہنگائی کو کم کرنے کیلئے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مہنگائی کے حوالے سے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھاسکی ہے۔ اترپردیش کو کچھ نہیں ملا۔ یوپی کو ڈبل انجن والی حکومت سے دوہرا فائدہ ملنا چاہیے تھا۔ میرے خیال میں لکھنؤ کے لوگوں نے دہلی میں لوگوں کو ناراض کیا ہے۔ اسی کا نتیجہ دہلی کے بجٹ میں نظر آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام سوشلسٹ لوگ فصلوں کیلئے کم از کم امدادی قیمت (MSP) اور کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنا چاہتے ہیں۔ سونیا گاندھی، راہول گاندھی، کے سی وینوگوپال، اکھلیش یادو، اروند ساونت، کلیان بنرجی، سنجے سنگھ سمیت اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ ایوان کے باہر احتجاج میں شامل ہوئے۔ حزب اختلاف کے اراکین نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا بجٹ میں این ڈی اے نے ہندوستان کو دھوکہ دیا، "ہمیں ہندوستان کا بجٹ چاہیے، این ڈی اے کا بجٹ نہیں" اور "مالیاتی وفاقیت پر حملے بند کرو۔ انہوں نے تمام ریاستوں کے ساتھ یکساں سلوک کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ بجٹ کے خلاف احتجاج کے طور پر، کانگریس کے زیر اقتدار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے 27 جولائی کو ہونے والی نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ٹرانسفارمنگ انڈیا (NITI) کمیشن کی میٹنگ کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

طیارہ ٹیک آف کے دوران تباہ، 18 ہلاک، پائلٹ بچ گیا

کھٹمنڈو: نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں بدھ کی صبح ایک مسافر طیارہ ٹیک آف کے دوران گر کر تباہ ہو گیا ہے جس میں 18 افراد ہلاک ہو گئے ہیں تاہم پائلٹ زندہ بچ گیا ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق نیپالی پولیس کے ترجمان دان بہادر نے کہا ہیکہ سوریا ایئر لائنز کی پرواز میں عملے کے دو ارکان اور کمپنی کے 17 ارکان ایک آزمائشی پرواز کیلئے سوار تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پائلٹ کو بچالیا گیا ہے اور ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔ اٹھارہ لاشیں مل گئی ہیں جن میں ایک غیرملکی بھی شامل ہے۔ نیپال کی فوج نے ایک بیان میں کہا ہیکہ سوریا ایرلائنز کا طیارہ مقامی وقت کے مطابق صبح سوا 11 بجے تباہ ہوا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ امدادی سرگرمیوں میں فوج کی ریپڈ رسپانس ٹیم نے بھی حصہ لیا۔ کھٹمنڈو ایئرپورٹ کے جنرل منیجر جگن ناتھ نیرولا نے بتایا کہ مزید تفصیلات کے بارے میں آگاہ کردیا جائے گا۔ کھٹمنڈو پوسٹ اخبار نے کہاہیکہ طیارے میں عملے سمیت 19 افراد سوار تھے۔ روزنامہ خبر ہب نے رپورٹ کیا کہ رن وے پر پھسلنے کے بعد طیارے میں آگ لگ گئی تھی، جس سے دھواں نکل رہا تھا۔ طیارہ کھٹمنڈو سے ایک اہم سیاحتی مقام پوکھارا جا رہا تھا۔ سوریا ایئرلائنز کے پاس بمبارڈیئر سی آر جی 200 جیٹ ہیں۔ حالیہ برسوں میں نیپال کی فضائی صنعت عروج پر پہنچی ہے۔ فضائی سروس کے ذریعے دوردراز علاقوں تک لوگوں اور سامان کو پہنچایا جاتا ہے۔ تاہم نیپال کی فضائی سروس ناکافی تربیت اور ناقص حفاظتی اقدامات کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہے۔

گجرات میں 3 منزلہ عمارت گر گئی، 3 افراد کی موت

گاندھی نگر: گجرات میں گزشتہ دو روز سے جاری موسلا دھار بارش کے سبب دوارکا کے کھمبالیہ میں ایک تین منزلہ عمارت گر گئی۔ اس میں ایک بزرگ خاتون اور اس کی دو پوتیوں کی موت ہوگئی۔ این ڈی آر ایف نے دیر رات 6 گھنٹے تک جاری رہنے والے ریسکیو آپریشن میں 5 لوگوں کو بچایا۔ سورت میں 24 گھنٹوں میں 228 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہاں پانی سڑکوں پر ندی کی طرح تیز بہہ رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ضلع کے نکھترانا تعلقہ میں سیلاب کی وجہ سے لوگوں کے گھر اور دکانیں بہہ گئی ہیں۔ کھانے پینے کا سامان نہ ملنے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ مدھیہ پردیش میں بارش کی وجہ سے کئی ندیوں، ڈیموں اور تالابوں میں پانی کی سطح بڑھ گئی ہے۔ 24 گھنٹوں میں اندرا ساگر، تیگھرا، توا، برگی جیسے بڑے ڈیموں میں پانی میں 3 سے 6 فٹ کا اضافہ ہوا ہے۔ بیتول کے ست پورہ، منڈلا کے نین پور کے تھاور اور شیو پور کے ڈیم کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ آج مدھیہ پردیش - مہاراشٹرا سمیت 9 ریاستوں میں شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

بجٹ 2024 پیش ہونے کے بعد
ہندوستانی بازار میں سونا تقریباً 4000 روپے سستا

نئی دہلی: 24/ جولائی (ایجنسیز) وزیرخزانہ نرملا سیتارمن نے منگل کو عام بجٹ پیش کرتے ہوئے قیمتی معدنیات کی درآمدی ڈیوٹی کو 15 فیصد سے کم کر کے 6 فیصد کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد ہندوستانی بازار میں سونے کی قیمتوں میں زبردست گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ سونے اور دیگر قیمتی دھاتوں پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی سے زرد دھات کی اسمگلنگ میں کمی آئے گی اور صنعت کو ضروری راحت حاصل ہوگی۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج کے مطابق بجٹ پیش ہونے کے بعد مقامی مارکیٹ میں سونے کی قیمت میں تقریباً 4 ہزار روپے کی کمی دیکھی گئی ہے۔ ڈیوٹی کٹوتی کے پیش نظر زیورات کے لیے استعمال ہونے والے 22 قیراط سونے کی قیمت پیر کے روز 71460 روپے سے گر کر منگل کو 67930 روپے فی 10 گرام ہو گئی۔ مارکیٹ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ درآمدی ڈیوٹی میں کمی سے ایسی قیمتی دھاتوں کی درآمد بڑھے گی جس سے قیمتوں میں کمی آئے گی۔ نتیجے کے طور پر، گھریلو مارکیٹ میں زیورات کی مانگ بڑھ سکتی ہے۔ خیال رہے کہ بدھ کو سونے کی قیمت 72838 روپے فی دس گرام سے تقریباً چار ہزار روپے کم ہوکر 68751 روپے فی دس گرام پر آگئی تھی۔ سونے کی قیمتوں میں سال 2024 کے آغاز سے اب تک 15 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہو چکا ہے، اسی لئے قیمتوں سے صارفین کو راحت فراہم کی گئی ہے۔ اس سے اسمگلنگ کو بھی روکا جائے گا جو خاص طور پر جنوبی ہندوستان میں بڑے پیمانے پر جاری ہے، قیمتی دھات کئی طریقوں سے ملک میں داخل ہو رہی ہے اور گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کسٹم حکام کی اسمگلروں کے ساتھ سازباز بھی منظر عام پر آئی۔

کرسی بچانے، دوستوں پر لٹانے والا بجٹ: کانگریس

کسان بدستور پریشان، کانگریس کی سیلجا کی تقریر، بجٹ پر لوک سبھا میں مباحث کا آغاز

نئی دہلی: کانگریس نے چہارشنبہ کو سال 2024-25 کے بجٹ کو 'کرسی بچانے' اور 'دوستوں پر مہربان' والا قرار دیا، جبکہ بی جے پی نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی ملک کے بجٹ کا حجم چار گنا بڑھا دیا ہے اور ملک کی مجموعی ترقی کی رفتار کو بڑھا دیا ہے۔ عام بجٹ 2024-25 پر لوک سبھا میں بحث کا آغاز کرتے ہوئے کانگریس کی کماری سیلجا نے کہا کہ اس سال کا بجٹ کچھ لوگوں کیلئے مہربان ہے اور دوسروں کو دربان بنانے والا ہے۔ جن پر مہربانی کی ہے، انہیں دل کھول کر دیا ہے باقیوں کو دروازے پر کھڑا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے زرعی بجٹ کا حجم کم کر دیا ہے۔ زرعی بجٹ جو دو دہائیاں قبل جی ڈی پی کا 97.4 فیصد تھا اب کم ہوکر 74.2 فیصد رہ گیا ہے۔ زرعی پیداوار کی کم از کم قیمت طے کرتے وقت سوامی ناتھن کے فارمولے کو بھلا دیا گیا ہے۔ ہمارے دور میں گندم کے ایم ایس پی میں 119 فیصد اضافہ کیا گیا تھا لیکن مودی حکومت نے گندم کی ایم ایس پی میں 47 فیصد اور دھان کی ایم ایم پی میں 50 فیصد اضافہ کیا ہے۔ سیلجا نے کہا کہ وہ سرمایہ داروں کے دوست ہیں اور کسانوں کی حالت زار کو نہیں سمجھتے۔ ہماری حکومت نے کسانوں کے 72 ہزار کروڑ روپے کے قرضے معاف کیے تھے اور مودی حکومت نے صنعت کاروں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کیے ہیں۔ آج ہر کسان پر 35 لاکھ روپے کا قرض ہے۔ موجودہ حکومت نے کسانوں کو بے بس اور مزدور بنا دیا ہے۔ فصل بیمہ اسکیم پر ناقص عمل آوری کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال بیمہ کمپنیوں نے فصل بیمہ اسکیم کے تحت 36 لاکھ کروڑ روپے کا پریمیم حاصل کیا تھا لیکن دعووں کا تصفیہ نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی کسان شمبھو بارڈر پر بیٹھا ہے۔ حکومت بات کرنے کو تیار نہیں۔ وہ اپنے کسانوں کو دہشت گرد کہہ رہی ہے۔ آخر کسان کیا مانگ رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب تک حکومت ایم ایس پی کی قانونی ضمانت نہیں دیتی، کسانوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوسکتا۔ کسانوں کو مجبور مزدور بنا کر ہندوستان کی ترقی نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں افسوس ہیکہ وزیرخزانہ نے بجٹ تقریر میں منریگا کا نام نہیں لیا۔ کووڈ وبائی مرض کے مشکل وقت میں منریگا نے صورتحال کو سنبھالا تھا لیکن آج مزدور مزید دکھی ہوگیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کم از کم اجرت 400 روپے کی جائے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ حکومت کو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ ان کی پالیسیوں کی وجہ سے امیر امیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ غریب آدمی مہنگائی کے ہاتھوں مجبور ہے۔ بی جے پی کی قائد حزب اختلاف سشما سوراج کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اعداد وشمار سے پیٹ نہیں بھرتا۔ مہنگائی بڑھتی جارہی ہے، سبزیاں مہنگی ہو رہی ہیں۔ آٹے اور دالوں کی قیمت معلوم رہنا چاہیے۔ تعلیم کی سطح گر رہی ہے۔ سرکاری پرائمری اسکول بند ہوتے جارہے ہیں۔ بے روزگاری کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ بجٹ بنانے سے پہلے، آپ کو ہمارے منشور میں پہلی مستقل ملازمت کا وعدہ پڑھ لینا چاہیے تھا۔ ریلوے اور ڈیفنس سروسز میں بھرتیاں بند ہیں۔ ریاستوں میں خالی آسامیوں پر بھرتی نہیں کی جارہی ہے۔ کانگریس لیڈر راہول گاندھی نے ایوان میں فوج کی بھرتی کی اگنی ویر اسکیم کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کیا ہے۔ یہ فوج اور ہمارے نوجوانوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اگنی ویر یوجنا کو ختم کر دینی چاہیے۔

چلکور معین آباد کی شہید مسجد کی دوبارہ تعمیر پر
اُسے بھی توڑ دیا جائے گا، بجرنگ دل کارکنوں کا انتباہ

حیدرآباد: 24/ جولائی (ایجنسیز) حیدرآباد کی پرامن فضا کو مکدر کرنے کی کوشش جاری ہے۔ معین آباد کے چلکور گاؤں میں پیر کے روز چند شرپسند عناصر نے رات کی تاریکی میں قطب شاہی دور کی مسجد کو شہید کردیا تھا جس کی وجہ سے مسلمانوں میں شدید برہمی اور غم کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اس واقعہ کے بعد وقف بورڈ کے چیرمین نے اسی جگہ پر عالیشان مسجد تعمیر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اب جبکہ حالات قابو میں دیکھے جارہے تھے کہ بجرنگ دل کے غنڈوں نے شہید مسجد کی جگہ مسجد کی دوبارہ تعمیر پر اعتراض کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ بجرنگ دل کے شرپسند غنڈوں نے مسجد کی تعمیر نو کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد معین آباد میں احتجاج کی کال دی تھی۔ بجرنگ دل کے احتجاج کے پیش نظر کسی بھی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کیلئے بڑی تعداد میں پولیس کو تعینات کیا گیا تھا۔ بجرنگ دل کے شرپسندوں نے دھمکی دی کہ وہ اس مقام پر دوبارہ تعمیر ہونے والی مسجد کو بھی گرادیں گے۔ واضح رہے کہ منگل کے دن بھی بجرنگ دل کے کارکن بڑی تعداد میں ایک مندر میں جمع ہوئے اور مسجد کی تعمیر نو کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ مقامی قائدین نے ان احتجاجیوں سے کہا کہ مسجد کے مقام پر باڑھ لگائی گئی ہے اور کوئی مستقل ڈھانچہ تعمیر نہیں کیا جارہا ہے تب مظاہرین نے اپنا احتجاج ختم کردیا تھا۔ تلنگانہ وقف بورڈ کے عہدیدار، مسلم قائدین اور مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکن بھی شہید مسجد کے مقام پر توقف کئے ہوئے ہیں۔

شادی سے منع کیا تو بیٹے نے والد کو ہی مار ڈالا

بستی: 24/ جولائی (ایجنسیز) اترپردیش کے ضلع بستی کے دبولیا علاقے میں پولیس نے چہارشنبہ کو بہاری قتل واردات کا انکشاف کرتے ہوئے ملزم بیٹے کو گرفتار کرلیا۔ اڈیشنل ایس پی او پی سنگھ نے بتایا کہ دبولیا علاقے کے سانڈ پور گاؤں میں کھیت میں سو رہے بہاری (60) کا قتل 11 جولائی کو کردیا گیا تھا۔ واقعہ کا انکشاف کرنے کے لئے پولیس ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ جس میں دبولیا پولیس اور سوات ٹیم نے واردات کا انکشاف کرتے ہوئے ملزم بیٹے راج کمار کو وشیشر گنج بازار سے چہارشنبہ کو گرفتار کرلیا۔ ملزم کے خلاف بھارتیہ ناگرک سورکشا سنہتا کی دفعہ 103(1) کے تحت مقدمہ درج کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

مظفر نگر کے بعد روڑکی میں کانوڑ یاتریوں کا ہنگامہ
ای رکشہ ڈرائیور کی بری پٹائی اور توڑ پھوڑ

ہریدوار: کانوڑ یاترا شروع ہوچکی ہے اور مظفر نگر کے بعد اتراکھنڈ کے روڑکی میں کانوڑ یاتریوں کا ہنگامہ دیکھنے میں آیا ہے۔ یہاں کانوڑ یاتریوں نے ای رکشہ ڈرائیور کو بری طرح زدوکوب کیا۔ صرف اتنا ہی نہیں انہوں نے لاٹھیوں سے ای رکشہ میں توڑ پھوڑ بھی کی۔ اس دوران پولیس یاتریوں کو سمجھاتی نظر آئی لیکن انہوں نے ایک نہیں سنی۔ زخمی ای رکشہ ڈرائیور کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ہریدوار کے ایس ایس پی پرمیندر سنگھ ڈوبھال نے اس معاملے میں جانکاری دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ منگلور کوتوالی علاقہ لبر ہیڑی میں ایک کانوڑ یاتری کو ای رکشہ کی ٹکر لگ گئی تھی، جس میں نہ تو یاتری زخمی ہوا اور نہ ہی کانوڑ کو نقصان پہنچا۔ اس کے باوجود کانوڑ یاتری نے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ مل کر ای رکشہ ڈرائیور کی پٹائی کی اور ای رکشہ میں بھی توڑ پھوڑ کی۔ مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور ملزم کانوڑ یاتریوں کی شناخت کی جا رہی ہے۔ قبل ازیں، مظفرنگر میں بھی کانوڑ یاتریوں کا ہنگامہ دیکھا گیا تھا، جہاں انہوں نے کار ڈرائیور کو بری طرح زدوکوب کیا۔ مشتعل یاتریوں نے کار کے شیشے توڑ دئے اور اس کی چھت کو بھی نقصان پہنچایا۔ پولیس اہلکاروں کے روکنے کے باوجود کانوڑ یاتری نہیں رکے اور ہنگامہ کرتے رہے۔ رپورٹ کے مطابق کار کی ٹکر لگ جانے سے کانوڑ کو نقصان پہنچا تھا، جس کے بعد کانوڑ یاتری مشتعل ہوگئے تھے۔

امریکہ اور کینیڈا کے بیشتر حصوں میں شدید گرمی

نیویارک: مغربی امریکہ اور کینیڈا کے بیشتر حصوں کو شدید گرمی کی لہر کا سامنا ہے۔ غیرملکی خبر ایجنسی کے مطابق صرف امریکہ میں 20 ملین سے زائد افراد گرمی کی لہر سے متاثر ہیں جبکہ گرمی کی شدت کے باعث امریکہ میں جنگلات کی آگ کا خطرہ بھی مزید بڑھ گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ریاست کیلی فورنیا کے جنگلات میں 20 جگہ لگی آگ سے ایک لاکھ ایکڑ اراضی جل کر راکھ ہوچکی ہے جبکہ اوریگون اور ایریزونا کے جنگلات میں بھی کئی مقامات پر آگ لگی ہوئی ہے۔ ادھر کینیڈا کے صوبے البرٹا میں 170 اور برٹش کولمبیا میں 375 مقامات پر آگ لگی ہوئی ہے، کینیڈا کے سیاحتی مقام جیسپر سے 25 ہزار افراد کا انخلا کرایا گیا ہے۔

چین کو چاند میں پانی کے آثار مل گئے، سائنسدانوں کا دعویٰ

بیجنگ: چین کے سائنسدانوں نے اپنی خلائی گاڑی چانگے۔ 5 کے ذریعے لائے گئے نمونوں کے تجزیے سے بتایا کہ ایک کیمیائی مرکب میں 41 فیصد تک پانی کے مالیکیولز کی نشاندہی ہوئی ہے۔ چین کے سائنسدانوں نے کہا ہیکہ ان کی ایک چاند گاڑی کے ذریعہ زمین پر لائے گئے چاند کی چٹانوں اور مٹی کے نمونوں میں پانی کے مرکبات پائے گئے ہیں۔ خلا کی گہرائیوں اور دوسرے سیاروں پر جانے کیلئے سائنسدان چاند کو ایک پڑاؤ کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ چاند پر پانی کی موجودگی ان کی کوششوں کو حقیقت کے زیادہ قریب لاسکتی ہے۔ ابتدا میں سائنسدانوں کا خیال تھا کہ چاند ایک سنگلاخ اور خشک سیارچہ ہے اور وہاں پانی کی موجودگی کا امکان نہیں ہے۔ تاہم جب ناسا نے چاند کی جانب راکٹ بھیجنے شروع کیے اور پھر اپالو کی مہمات میں چاند کی سطح پر خلاباز اتارے گئے جو واپسی پر مٹی اور چٹانوں کے نمونے بھی اپنے ساتھ لائے تو ان میں پانی ڈھونڈنے کی کوششیں کیں گئیں لیکن لیبارٹری ٹسٹ ان میں پانی کی موجودگی ظاہر نہ کر سکے۔ 2008 میں براؤن یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے نئے ترقی یافتہ آلات کی مدد سے انہی پرانے نمونوں کا دوبارہ تجزیہ کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ آتش فشانی چٹانوں کے نمونوں میں ہائیڈروجن موجود ہے۔ چونکہ پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتا ہے تو اس قیاس کو تقویت ملی کہ چاند کے ابتدائی دور میں، جب وہاں آتش فشاں لاوا اگل رہے تھے، پانی موجود تھا اور ممکن ہیکہ کسی شکل میں اب بھی موجود ہو۔ بھارتی چاند گاڑی چندریان کے بھیجے گئے ڈیٹا کی مدد سے سائنس دانوں نے چاند کا جو تفصیلی نقشہ تیار کیا ہے، اس میں ایک مقام پر پانی کا امکان ظاہر کیا گیا۔ چاند پر بھیجے جانے والے راکٹوں اور چاند گاڑیوں سے حاصل ہونے والی سائنسی معلومات اور چٹانوں کے نمونوں پر تحقیق کا سلسلہ جاری رہا اور 2020 میں ناسا کے سائنس دانوں نے یہ خبر سنائی کہ چاند کے جنوبی حصے کی کھائیوں اور گڑھوں کی مٹی میں پانی موجود ہے لیکن وہ قلیل مقدار ہے جو ایک کیوبک میٹر مٹی میں محض 12 اونس کے لگ بھگ ہے۔ چین نے خلائی دوڑ میں داخل ہونے کے بعد اپنی تحقیق چاند پر مرکوز کی اور اس نے چانگے سیریز کی چاند گاڑیاں چاند کے مختلف حصوں میں اتاریں۔ چانگے۔5 نے اپنا مشن 2020 میں مکمل کیا اور چاند سے چٹانوں اور مٹی کے نمونے زمین پر لایا، جن پر چین کی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں کام ہوا۔ چین کے سائنس دانوں کے ایک گروپ نے ایک سائنسی جریدے نیچر آسٹرونومی میں شائع ہونے والی ایک ریسرچ میں چاند سے لائے گئے نمونوں میں پانی کے مستند آثار کا دعویٰ کیا ہے۔ آرٹیکل میں بتایا گیا ہیکہ چانگے۔5 نے یہ نمونے چاند کے اونچائی والے ان حصوں سے اکھٹے کیے جہاں سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

مرکزی بجٹ میں اقلیتوں اور مدارس کے لیے
تعلیمی بجٹ میں زبردست کمی، 20 کروڑ سے 2 کروڑ کرنے پر ناراضگی

ممبئی، 24، جولائی (ایجنسیز) مرکزی بجٹ میں اقلیتوں اور مدارس کے لیے تعلیمی بجٹ میں زبردست کمی، 20، کروڑ سے 2 کروڑ کرنے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اقلیتوں ممکنے بجٹ میں مدارس اور اقلیتوں کے لیے تعلیمی اسکیم کا بجٹ 10 کروڑ سے کم ہوکر 2 کروڑ ہوگیا ہے۔ اقلیتی امور کی وزارت کے تحت زیادہ تر پروگراموں میں بجٹ میں کٹوتی کی گئی ہے یہاں تک کہ وزارت کے کل بجٹ میں 7.2 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے، جو 098,3 کروڑ روپے سے بڑھ کر 183,3 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ دریں اثنا، مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو، جو پارلیمانی امور کو بھی دیکھتے ہیں، نے اسے "تمام طبقات کے لیے خوابوں کا بجٹ" قرار دیا۔ یہ تمام طبقات کے لیے خاص طور پر نوجوانوں اور خواتین کے لیے خوابوں کا بجٹ ہے۔ 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا سرمایہ خرچ مختص کیا گیا ہے۔ بہار، جھارکھنڈ، انہوں نے میڈیا کو بتایا کہ مغربی بنگال، اڈیشہ، آندھرا پردیش، اور شمال مشرق کے لیے اعلانات مشرقی ہندوستان کی معیشت کو فروغ دیں گے۔ ہنر مندی اور روزگار پیدا کرنے کے اعلانات تاریخی ہیں۔ خواتین کے لیے امدادی اسکیموں کو سراہا جاتا ہے۔ شمال مشرق میں بینکنگ خدمات کا خیال رکھا گیا ہے۔ شمال مشرق کو مالیاتی دھارے میں لایا جائے گا،" سابق ریاستی وزیر اور مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی (ایم پی سی سی) کے کارگزار صدر عارف نسیم خان نے کہا کہ بجٹ سے مرکزی حکومت کی اقلیتی دشمنی صاف نظر آتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ غریبوں کے لیے کچھ نہیں کیا گیا ہے جبکہ روزگار کے لیے بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ سماج وادی پارٹی ممبئی اور مہاراشٹر کے صدر ایم ایل اے ابوعاصم نے کہا کہ یہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ بجٹ میں بی جے پی حکومت نے اقلیتوں کے لیے کچھ نہیں کیا گیا ہے اور اسے اقلیتی فرقے سے دشمنی قرار دیا جاسکتا ہے جو کہ سنگھ پریوار کی پالیسی کا حصہ ہے اور مرکزی حکومت اسے انجام تک پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے بڑے پیمانے پر فنڈ میں کٹوتی کی گئی تھی، مدرسوں اور اقلیتوں کے لیے تعلیمی اسکیم میں پچھلے سال 93 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نئی این ڈی اے حکومت کے پہلے بجٹ میں، مرکزی شعبے کی اسکیموں کے تحت، یہ صرف پوسٹ میٹرک اسکالرشپ ہے جس میں 065,1 کروڑ روپے سے 145,1 کروڑ روپے تک اضافہ ہوا ہے۔ اسکالرشپ اقلیتی برادریوں کے طلباء کو فراہم کی جاتی ہے جو 11 اور 12 ویں کلاس، تکنیکی اور پیشہ ورانہ کورسز، اور تسلیم شدہ اداروں میں انڈرگریجویٹ اور اعلیٰ تعلیم کے معیار اور معیار پر پورا اترتے ہیں۔ ان کے مطابق اسکل ڈیولپمنٹ اور روزی روٹی اسکیموں کو گزشتہ سال 4.64 کروڑ روپے کے مقابلے میں کم کرکے 3 کروڑ روپے کردیا گیا ہے۔ قومی اقلیتی ترقی اور مالیاتی کارپوریشن، یا این ایم ڈی ایف سی، جسے پچھلی بار 61 کروڑ روپے دیے گئے تھے، میں ایکویٹی شراکت کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ تعلیم کو بااختیار بنانے کی کل رقم 689,1 کروڑ روپے سے گھٹ کر 575,1 کروڑ رہ گئی ہے۔ واضح رہے کہ پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم کو گھٹا کر 2.326 کروڑ روپے کردیا گیا ہے جو کہ پچھلے سال مختص کردہ 433 کروڑ روپے تھا۔ مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کو 96 کروڑ روپے کے مقابلے 45 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ اور مفت کوچنگ اور اس سے منسلک اسکیموں کو پچھلی بار مختص 30 کروڑ روپے کے مقابلے میں صرف 10 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ بیرون ملک تعلیم کے لیے تعلیمی قرضوں پر سود کی سبسڈی 21 کروڑ روپے سے کم کر کے 3.15 کروڑ روپے کر دی گئی ہے۔ خصوصی پروگرام بڑی حد تک وہی رہے ہیں، جیسے اقلیتوں کے لیے ترقیاتی اسکیموں کی تحقیق، تشہیر، نگرانی اور تشخیص، اور چھوٹی اقلیتی برادری کی آبادی میں کمی کو روکنے کے لیے اسکیم۔ لیکن اقلیتوں کی ثقافت اور ورثے کے تحفظ اور تحفظ کے لیے ہماری دھروہار پروگرام، جسے پچھلے سال 10 لاکھ روپے دیے گئے تھے، اس بار کوئی رقم نہیں دی گئی۔

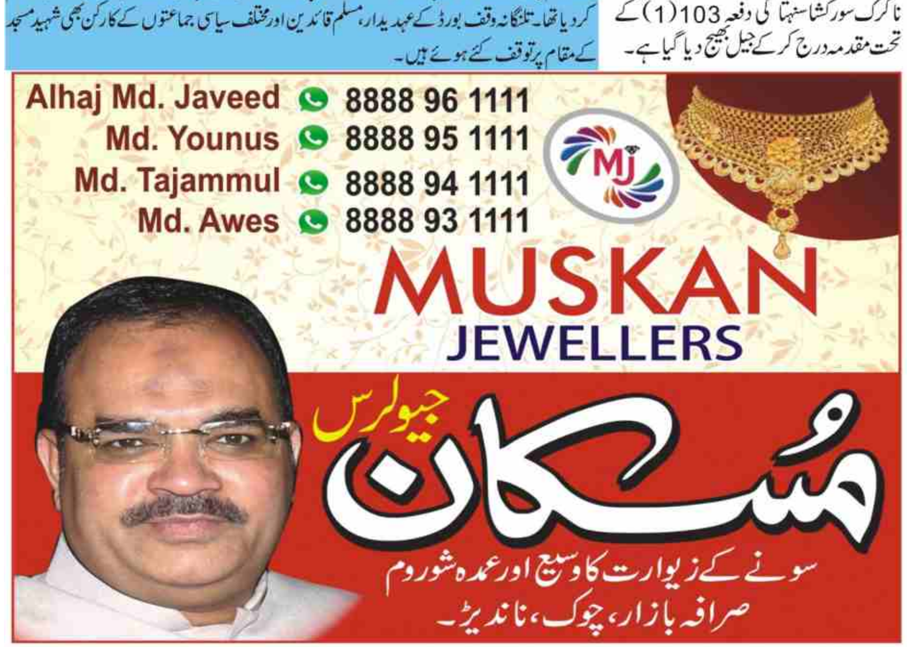

روس کی سخت ترین جیلیں جہاں 'سیاسی قیدیوں' کو تنگ و تاریک کمروں میں باندھ کر رکھا جاتا ہے

روس کے دو ممتاز سیاستدانوں الیا یاشین اور ولادیمیر کارا مرزا (جنھیں روس میں غیر ملکی ایجنٹ سمجھا جاتا ہے) کو حال ہی میں روس کی بدنام زمانہ جیل پی کے ٹی بھیجا گیا۔ آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس کے پیچھے وجہ کیا ہے اور اس طرح کی جیلوں میں بھیجے جانے والے قیدیوں پر کس طرح کا دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ 'مجھے حکومت کی مسلسل خلاف ورزی کرنے والا قرار دیا گیا اور سزا دینے کے لیے ایک سیل میں رکھا گیا۔ یہ ایک گیلا، ٹھنڈا اور تاریک کمرہ تھا جس کا رقبہ تقریباً پانچ مربع میٹر تھا' سابق میونسپل ڈپٹی الیکسے گورینوف نے جیل میں اپنے سیل کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وہ فوجیوں کی جاسوسی کرنے کے جرم میں ایک جیل میں سات سال قید کی سزا کاٹ چکے ہیں۔ گذشتہ موسم خزاں میں انھوں نے تقریباً 48 دن اس سیل میں گزارے، جس کے بعد انھیں جیل کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ سابق میونسپل ڈپٹی جن کی عمر 62 برس ہے، انھیں ایک اور نئے مقدمے کا سامنا ہے جس میں ان پر دہشت گردی کے الزامات ہیں۔ لہٰذا عدالتی کارروائی سے قبل آج کل وہ ایک حراستی مرکز میں ہیں۔ ولادیمیر کارا مرزا، جنھیں غداری کے مقدمے میں 25 سال قید کی سزا سنائی گئی ہے، انھیں بھی گذشتہ سال ستمبر سے ایسے ہی سیل نما کمرے میں رکھا گیا ہے۔ الیا یاشین جنھیں فوجیوں کی جاسوسی کے مقدمے میں ساڑھے آٹھ سال کی سزا سنائی گئی ہے، پہلے انھیں ایسی بیرکوں میں رکھا گیا تھا جہاں ان پر سختی برتی جاتی۔ تاہم آج کل انھیں بھی ایک تنگ و تاریک سیل میں قید کیا گیا ہے۔ اس طرح کی 'قید تنہائی' کے اقدامات فیڈرل پینیٹینٹری سروس (ایف ایس آئی این) کی طرف سے باقاعدگی سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ ایک قیدی کو دوسرے قیدیوں کے ساتھ ساتھ خاندان اور دوستوں سے بھی زیادہ سے زیادہ الگ تھلگ کیا جا سکے۔ اس حکمت عملی کو سیاستدان الیکسی ناوالنی پر پہلے ہی آزمایا جا چکا ہے اور وہ 16 فروری کو قطبِ شمالی میں روس کی ایک جیل نما کالونی میں وفات پا گئے تھے۔

ان جیلوں پر زیادہ تر سیاسی قیدی ہوتے ہیں

یاشین کے وکیل میخائل بریوکوف کا خیال ہے کہ ایف ایس آئی این کی جانب سے قیدیوں پر دباؤ ڈالنے کے یہ طریقہ کار زیادہ تر سیاسی قیدیوں پر آزمائے جاتے ہیں۔ بی بی سی کو دیے گئے انٹرویو میں ان کا کہنا تھا کہ 'عوام کی تمام تر توجہ کارا مرزا، گورینوف اور یاشین پر ہے۔ کارا مرزا کو پلٹزر پرائز سے نوازا جانا، یاشین کے لگاتار انٹرویوز اور ان کا سب سے نمایاں سیاسی قیدیوں میں سے ایک کے طور پر مسلسل خبروں میں رہنا اور گورینوف کی صحت کے حوالے سے عوامی سطح پر پائی جانے والی تشویش انھیں ایک اہم شخصیت بناتی ہے۔' میخائل کا ماننا ہے کہ ان تینوں پر دباؤ بڑھانے کی یہی وجوہات ہیں۔ اکثر قیدیوں کو پہلے ایس سی ایس نامی ایسے حراستی مرکز میں میں رکھا جاتا ہے جہاں ان پر سختی برتی جاتی ہے۔ ایک سے زیادہ بار قواعد کی خلاف ورزی کرنے پر انھیں سزا والے سیل اور پی کے ٹی (سیل جیسے کمرے) میں قید کیا جاتا ہے۔ بدترین صورتوں میں مجرموں کو انتہائی سخت شرائط والے سیل 'ای پی کے ٹی' میں قید کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لیے مجرموں کو ایک خصوصی جیل میں منتقل کیا جاتا ہے۔ الیکسی ناوالنی ان تمام سزاؤں (سیلوں) سے گزرے ہیں اور ولادیمیر کارا مرزا پہلے ہی ای کے پی ٹی میں رہ چکے ہیں۔ الیا یاشین کے وکلا کو خدشہ ہے کہ انھیں بھی ایسے ہی سیل میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ میخائل کہتے ہیں کہ 'حقیقت یہ ہے کہ الیا یاشین کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جا رہا ہے جو الیکسی ناوالنی کے ساتھ ہوا' انھیں ڈر ہے کہ 'الیا کو قیدِ تنہائی میں رکھا جائے گا اور یہ بہت برا ہوگا۔'

ہائی سکیورٹی کنڈیشنز (ایس یو ایس)

جب کسی قیدی کو ہائی سکیورٹی کنڈیشنز (ایس یو ایس) جیل میں منتقل کیا جاتا ہے تو وہاں اس پر اضافی پابندیاں لاگو کی جاتی ہیں (انھیں کم سے کم رقم خرچ کرنے کی اجازت ہوتی ہے، وہ کم سے کم ڈاک وصول کر سکتے ہیں، ان سے ملنے کے لیے آنے والوں کی تعداد بھی کم کر دی جاتی ہے۔) قیدی کو 40-60 افراد کے لیے ایک عام بیرک سے الگ کمرے میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس کمرے میں عام طور پر پانچ سے دس قیدی موجود ہو سکتے ہیں لیکن اس تعداد کا انحصار اس پر ہے کہ اس سیل کی قیادت کون کر رہا ہے اور ان کی پالیسی کیا ہے۔ مثال کے طور پر سیاستدان آندرے پیووا روف جو ایک 'ناپسندیدہ تنظیم' کے ساتھ تعاون کرنے کے مقدمے میں سزا یافتہ ہیں، انھوں نے گذشتہ مئی میں کہا تھا کہ وہ ایس یو ایس بیرکوں میں اکیلے تھے۔ انھوں نے لکھا تھا کہ 'میں دوسرے قیدیوں کے ساتھ بات چیت نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم یہ حیرت کی بات ہے کہ پورے سیل میں ایک بھی اور ایسا شخص موجود نہیں تھا جو میری طرح سخت سزا کاٹ رہا ہو اور اسے میرے ساتھ قید کیا جا سکے۔ چند ماہ بعد بیرک میں ایک اور شخص نمودار ہوا۔' بریوکوف بتاتے ہیں کہ سخت حراستی مرکز میں قیدِ تنہائی میں رہنے والے قیدی کو بہت کم لوگوں سے رابطوں کی اجازت ہوتی ہے۔'

پی کے ٹی یا کریتکا 'جیل کے اندر ایک جیل'

پی کے ٹی یا ایک سیل نما کمرے میں حکومت کی خلاف ورزی کرنے والے قیدیوں کو سخت شرائط کے تحت رکھا جاتا ہے۔ یہاں ان قیدیوں کی چہل قدمی کا دورانیہ بھی کم کر دیا جاتا ہے (دن میں ڈیڑھ گھنٹے تک)، انھیں کم سے کم پیسے خرچ کرنے کی اجازت ہوتی ہے، وہ محض مختصر وقت کے لیے اپنے پارٹنر یا شریکِ حیات سے مل سکتے ہیں اور ہر چھ ماہ میں صرف ایک پارسل وصول کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات انھیں وہاں باندھ کر بھی رکھا جاتا ہے۔ کارا مرزا کے سابق وکیل وادیم پروخوروف (جنھیں روس میں غیر ملکی ایجنٹ پکارا جاتا ہے) نے اپنے فیس بک پر لکھا کہ 'پی کے ٹی جسے عام زبان میں کریتکا کہا جاتا ہے، جیل کے اندر ایک جیل ہے۔ یہاں باقی جیلوں کے مقابلے میں اور بھی سخت نظام رائج ہے۔ مگر یہ باقی جیلوں جیسی ہی ایک جیل ہے بس یہاں زیادہ سختی برتی جاتی ہے اور سزا کا دورانیہ طویل ہوتا ہے۔' قیدی کو سیل نما کمرے میں چھ ماہ تک رکھا جا سکتا ہے۔ اس کمرے میں تقریباً پانچ سے دس اور قیدی بھی رہ سکتے ہیں۔ آندرے پیووا روف نے پی کے ٹی کے بارے میں لکھا 'یہاں تھوڑا بہتر ماحول ہے مگر اسے آرام دہ نہیں کہا جا سکتا۔ صبح پانچ سے رات نو بجے تک آپ کو بستر میسر نہیں ہوتا اور قیدی کے لیے لیٹنے کی سہولت نہیں ہوتی۔ لکھنے کے لیے قلم بھی مختصر وقت کے لیے دیا جاتا ہے، کسی ذاتی سامان کی اجازت نہیں ہے بلکہ یہ کہہ لیں کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔'

جیل کا سخت ترین حصہ 'شیزو جیل'

اس جیل میں سب سے سخت سزا پانے والے قیدیوں کے لیے شیزو جیل یا 'سزا کا سیل' مختص ہے۔ میخائل بریوکوف کہتے ہیں کہ 'اس سیل میں ہر چیز ممنوع ہے: ٹیلی فون پر بات چیت، پارسل، ملاقاتیں۔۔۔ آپ کو صرف بیت الخلا میں استعمال ہونے والا سامان، چپل اور ایک تولیے کی اجازت ہے۔ آپ کیا پڑھ سکتے ہیں اور کیا نہیں اس حوالے سے بھی پابندیاں عائد ہیں اور صرف مذہبی مواد والی کتابیں ہی پڑھنے کو دی جاتی ہیں۔' ایسے سیل میں صرف ایک یا دو قیدیوں کو 15 دن سے زیادہ دنوں کی مدت کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔ تاہم حکومت مخالف سیاست دانوں کی بات آئے تو عام طور پر قیدی کی سزا ختم ہونے کے فوراً بعد نئی سزا سنا دی جاتی ہے اور کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ولادیمیر کارا مرزا کے معاملے میں سزا کے سیل اور پی کے ٹی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے ادارے کے ایک اہلکار کا کہنا ہے کہ 'دراصل سزا کا سیل اور پی کے ٹی ایک ہی سیل ہیں، صرف کبھی کبھار اسے پی کے ٹی سیل کہا جاتا ہے۔ عام حالات میں اسے سزا کا سیل کہا جاتا ہے مگر جب یہ سیل پی کے ٹی ہوتا ہے تو یہاں پلنگ کے ساتھ ایک میز لا کر رکھ دی جاتی ہے اور قیدی کو ایک اضافی کتاب رکھنے اور زیادہ دیر چہل قدمی کا وقت دیا جاتا ہے۔' 'جب اس سیل کو سزا کا سیل قرار دیا جاتا ہے تو قیدی کے نارنجی یونیفارم کو کالے رنگ میں بدل دیا جاتا ہے اور پلنگ کے ساتھ والی میز واپس لے لی جاتی ہے۔' 'اہم نقطہ یہ ہے کہ قیدی کو یہاں لانے کے بعد سے قید تنہائی میں رکھا جاتا ہے، اسے کسی دوسرے قیدی سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔' انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ قیدی صرف فیڈرل پینیٹینٹری سروس کے ملازمین اور وکلا کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں اور یہ اذیت ناک صورتحال ہے۔ کارا مرزا کی اہلیہ نے نووایا گیزیٹا کو بتایا کہ گذشتہ موسم گرما میں انھیں اپنے شوہر سے صرف ایک بار فون پر بات کرنے کی اجازت ملی۔ وہ کہتی ہیں کہ 'جب دسمبر 2023 میں انھوں نے جیل سے بچوں سے بات کرنے کے لیے فون کیا تو میں نے ہی فون اٹھایا، لیکن تینوں بچوں کو والد سے بات کرنی تھی اور مجھے موقع نہیں مل سکا۔ 15 منٹ کو تین بچوں کے درمیان پانچ پانچ منٹ میں تقسیم کیا گیا اور یہ کال چھ ماہ میں پہلی بار آئی تھی۔'

قید تنہائی اور ایک تنگ کوارٹر

سب سے سخت قید تنہائی ای پی سی ٹی کے قیدیوں کے حصے میں آتی ہے۔ یہ ایک تنگ کمرہ ہے۔ میخائل بریوکوف کہتے ہیں کہ 'دراصل جیل کا نظام ہی ایسا ہے کہ تمام جیلوں میں سنگل سیل نما کمرے موجود نہیں ہیں۔ اسی لیے وسطی علاقوں سے حراست میں لیے گئے قیدیوں کو ولادیمیر بھیجا جاتا ہے۔ ناوالنی کو بھی یہیں بھیجا گیا تھا۔' ای پی سی ٹی میں قیدیوں کو ایک سال تک قیدِ تنہائی میں رکھا جا سکتا ہے۔ انسانی حقوق کی کارکن ایوجینیا کولاکوا نے بی بی سی کو بتایا کہ 'حراستی شرائط کے مطابق ای پی سی ٹی جیل بھی پی کے ٹی جیل سے ملتی جلتی ہے۔ تاہم فرق صرف یہ ہے کہ پی سی ٹی سیل ہر جیل میں موجود ہے، اور انتہائی بدنامِ زمانہ قیدیوں کے لیے بنایا گیا ای پی کے ٹی صرف ایک یا دو جیلوں میں ہی ہے۔ اسی لیے ایسی جیل میں قیدی کو رکھنے کے لیے سب سے پہلے اسے وہاں منتقل کیا جاتا ہے۔' ولادیمیر کارا مرزا نے خود کو ای پی سی ٹی جیل بھیجے جانے کے متعلق لکھا کہ 'یہ ایسے ہی کہ جیسے مصنف سولژینٹسن نے اپنی کتاب 'ان دی فرسٹ سرکل' میں تصوراتی مشقت کی ہولناکیوں کو بیان کیا ہے یا جیسے دوستوفسکی نے 'نوٹس فرام اے ڈیڈ ہاؤس' میں لکھا ہے۔۔۔ کیونکہ 19 ویں صدی میں قیدی ہر وقت ایک ہی جگہ رہتے تھے، اس صورت میں وہ اس قید کی زندگی اور روزمرہ کی روٹین کے عادی ہو سکتے تھے، اسی لیے سوویت مسلسل آپ کو ایک سے دوسری جیل میں پٹختے رہتے ہیں۔' انھوں نے ای پی سی ٹی جیل میں چار ماہ گزارے لیکن سابقہ جیل میں واپس آنے پر انھیں دوبارہ سخت سزا کے لیے مختص سیل میں قید رکھا گیا اور اب اعلان کیا گیا ہے کہ انھیں چھ ماہ کے لیے دوبارہ ای پی سی ٹی جیل بھیج دیا جائے گا۔ وکلا کو خدشہ ہے کہ اس کے بعد انھیں دوبارہ کسی اور جیل کے قید تنہائی والے سیل بھیجا جا سکتا ہے۔ الیکسی ناوالنی کی طرح، الیا یاشین اور ولادیمیر کارا مرزا خود پر عائد جرمانے اور انھیں قیدِ تنہائی میں بھیجنے کے فیصلوں کو باقاعدگی سے چیلنج کرتے رہتے ہیں تاہم عدالتیں تمام شکایات کو مسترد کر دیتی ہیں۔

بنوں تحفظ موومنٹ کا بنوں تشدد پر انصاف کا مطالبہ

اسلام آباد۔24 جولائی۔ ایم این این۔ حال ہی میں تشکیل دی گئی بنوں تحفظ موومنٹ (بی ٹی ایم) (نے پیر کو بنوں میں حالیہ تشدد کی تحقیقات اور ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کو یقینی بنانے کے لیے ایک غیر جانبدار عدالتی کمیشن بنانے کا مطالبہ کیا۔ پیر کو اسلام آباد میں نیشنل پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، بی ٹی ایم کے چیئرمین دل نواز خان، دیگر عہدیداروں کے ہمراہ، مجرموں کو "مجرم"، "غیر ریاستی اداکار"، اور "لمبے بالوں والے" قرار دیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ وہ بنوں کے عوام، فوج، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سیاستدانوں کے مشترکہ دشمن ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ فوج ضرورت پڑنے پر عوام سے مدد لے، اور صوبائی حکومت بنوں میں امن قائم کرے۔ گومل یونیورسٹی کے ایک ریٹائرڈ ملازم مسٹر خان نے کہا کہ موجودہ صورتحال جاری نہیں رہ سکتی۔ نئے بننے والے گروپ میں بنوں کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ بی ٹی ایم کے صدر شاہد نواز ایک کاروباری شخصیت ہیں جبکہ تحریک کے جنرل سیکرٹری نجی شعبے میں کام کرتے ہیں۔ اس بحث کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ان دہشت گردوں کو کس نے بنایا، مسٹر خان نے کہا، "عام دلیل یہ ہے کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ دہشت گرد کس نے بنائے، چاہے ہم انہیں ٹی ٹی پی کہتے ہیں یا کوئی اور، میں انہیں لمبے بالوں والے غیر ریاستی اداکار کہتا ہوں، لیکن یہ اب غیر متعلقہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ وہ بعض طبقات کے اس استدلال سے اتفاق کرتے ہیں کہ خفیہ ایجنسیاں ان دہشت گرد گروہوں کے گاڈ فادر ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان دہشت گردانہ حملوں سے سب سے زیادہ نقصان ہمارے جوانوں اور فوجی افسران کو ہوا ہے۔

سابق انڈین پولیس کانسٹیبل 'بیماریاں اور پریشانیاں دور کرنے والے بھولے بابا' کیسے بنے

انڈیا کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کے ہاتھرس میں ایک مذہبی اجتماع میں بھگدڑ مچ جانے سے ہلاکتیں حالیہ برسوں کا بدترین سانحہ ہے جس میں مرنے والوں کی اکثریت خواتین کی ہے۔ خبر رساں ادارے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق اتر پردیش پولیس نے بدھ کے روز ہاتھرس میں مذہبی اجتماع کے منتظمین کے خلاف ایف آئی آر درج کی جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ منتظمین نے اجازت مانگتے ہوئے 'ستسنگ' میں آنے والے عقیدت مندوں کی اصل تعداد کو چھپایا، ٹریفک مینجمنٹ میں تعاون نہیں کیا اور بھگدڑ کے بعد شواہد چھپائے۔ لیکن ایف آئی آر میں 'ستسنگ' کرانے والے گرو ساکار وشوا ہری کا نام نہیں ہے جو 'بھولے بابا' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ بی بی سی نمائندہ دلنواز پاشا نے بتایا کہ یہ ستسنگ (اجتماع) پھولرائی گاؤں میں ہوا تھا اور عینی شاہدین کے مطابق جب اجتماع کرانے والے 'بھولے بابا' کے نام سے مشہور مذہبی گرو جانے لگے تو ان کے پاؤں کی دھول حاصل کرنے کے لیے بھگدڑ مچ گئی۔ تو یہ بھولے بابا کون ہیں جن کی زندگی کی داستان کسی فلم کی کہانی لگتی ہے۔

عقیدت مندوں کا دعوی

دلنواز پاشا کی ملاقات اتر پردیش کے بہرائچ ضلع سے آنے والی ایک عقیدت مند گومتی دیوی سے ہوئی جن کے گلے میں 'بھولے بابا' یعنی نارائن ساکار کی تصویر والا لاکٹ تھا۔ اس لاکٹ کو انھوں نے اس ہولناک واقعے کے بعد بھی پوری عقیدت کے ساتھ پہن رکھا تھا اور ان کی عقیدت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ گومتی دیوی تقریباً چار سال سے بابا کے ستسنگوں میں شامل ہو رہی ہیں۔ انھوں نے اپنے گلے میں موجود نارائن ساکار کی تصویر والا ہار دکھاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسے 'گلے میں لٹکانے سے فائدہ ہوتا ہے، سکون ملتا ہے، بیماریاں ٹھیک ہوتی ہیں، گھر کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور روزگار ملتا ہے۔' جبکہ بہرائچ سے ہی آنے والے دنیش یادو کہتے ہیں: ہمارے طرف کے لوگ بابا کی تصویر کے ساتھ پوجا کرتے تھے، انھیں دیکھ کر ہم نے بھی پوجا شروع کر دی، ہم ایک سال سے ان کے ساتھ ہیں۔ ہمیں ابھی تک کوئی تجربہ نہیں ہوا ہے لیکن ہمیں بھگوان (بابا) پر یقین ہے، ہماری منتیں پوری ہوتی ہیں۔ لیکن اس واقعے کے بعد سے بابا اور ان کے ساتھیوں کا کوئی سراغ نہیں ہے جبکہ اتر پردیش کے وزیر اعلی نے متاثرین کو تمام طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے اور پولیس 'بھولے بابا' اور ان کے ساتھیوں کی تلاش میں ہے۔

آخر یہ 'بابا' کون ہیں؟

بھولے بابا کے نام سے مشہور روحانی مبلغ کا اصل نام سورج پال سنگھ بتایا جاتا ہے جنھیں 'نارائن ساکار وشوا ہری' یا 'بھولے بابا' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان کا تعلق اتر پردیش کے ضلع کاس گنج کی پٹیالی تحصیل کے بہادر نگر گاؤں سے ہے۔ ان کے پیروکار اتر پردیش کے مغربی اور وسطی حصوں اور پڑوسی ریاستوں راجستھان، ہریانہ اور مدھیہ میں کئی جگہوں سے آتے ہیں جبکہ ان کے پروگراموں میں کئی اہم سیاسی رہنما بھی نظر آتے رہے ہیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق سورج پال سنگھ 1990 کی دہائی کے آخر تک اتر پردیش پولیس میں کانسٹیبل رہے۔ اس کے بعد ان کا رجحان روحانیت کی جانب ہونے لگا اور انھوں نے نوکری چھوڑ دی، نیا نام اختیار کیا اور عوامی سطح پر ستسنگ (مذہبی اجتماع) کے دوران وعظ دینے لگے۔ دلنواز پاشا نے فون پر بتایا کہ انھیں بعض ذرائع نے بتایا کہ سورج پال سنگھ کو ریپ کے الزام کے بعد پولیس کے عہدے سے برخاست کر دیا گیا تھا لیکن اس دعوے کی پولیس یا دوسرے ذرائع سے ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ وہ کووڈ 19 کے دوران اس وقت خبروں میں آئے تھے جب انھیں اجتماع میں شرکت کے لیے 50 لوگوں کی اجازت دی گئی تھی لیکن ان کے اجتماع میں ہزاروں لوگ پہنچ گئے تھے۔ مقامی میڈیا میں ان کے بارے میں لکھا گیا کہ انتظامیہ نے آشرم کے تئیں نرم گوشہ اختیار کر رکھا تھا یہاں تک کہ کووڈ لاک ڈاؤن کے دوران بھی ان کے پیروکاروں کو آشرم میں پوجا کرنے کی اجازت تھی۔ ایک رپورٹ کے مطابق انھیں بہوجن سماج پارٹی کی حکومت کے دوران لال بتی والی گاڑی بھی فراہم کی گئی تھی جو بڑے عہدے کے سرکاری افسران یا وزرا کو دی جاتی ہیں۔

جھونپڑی سے ابتدا

وہ خود کو نارائن ساکار ہری کا شاگرد بتاتے ہیں اور اپنے پیروکاروں سے کہتے ہیں کہ وہ اپنے اندر ہی بھگوان کو تلاش کریں۔ ٹی وی 9 ہندی کی ایک رپورٹ کے مطابق انھوں نے پٹیالی کے بہادر نگر گاؤں میں اپنی جھونپڑی سے ستسنگ یعنی مذہبی وعظ و نصیحت کا پروگرام شروع کیا تھا۔ ایک انٹرویو کے دوران 'بھولے بابا' نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کا کوئی گرو نہیں ہے اور انھوں نے 18 سال تک پولیس میں کام کرنے کے بعد اچانک رضا کارانہ طور پر ریٹائرمنٹ لے لیا۔ بابا کا آہستہ آہستہ اثر و رسوخ بڑھتا گیا اور اب ان کے مذہبی اجتماع میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ دی ہندو اخبار کی رپورٹ کے مطابق گاؤں میں مسٹر پال کا نارائن ساکار ہری آشرم 30 ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔ وہ کاروں کے ایک قافلے کے ساتھ چلتے ہیں اور ان کے پاس اپنے ذاتی محافظوں کا ایک دستہ ہے۔ وہ میڈیا سے دور رہتے ہیں اور کسی کو ان کی تصویر لینے کی اجازت نہیں ہے۔ دیہی علاقوں میں ان کے عقیدت مندوں کی کافی تعداد ہے۔ علاقے کے لوگوں کے مطابق ان کے آشرم میں کوئی مورتی یا مجسمہ نہیں ہے۔ ان کی عمر 60 کی دہائی کے اوائل میں ہے اور وہ عام طور پر سفید کوٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس ہوتے ہیں۔ وہ رنگین چشمہ (عینک) پہنتے ہیں۔

پیروکاروں میں زیادہ تر خواتین

ان کے پیروکاروں میں زیادہ تر خواتین ہیں جو عام طور پر گلابی لباس میں ملبوس ہوتی ہیں۔ ہاتھرس میں مرنے والوں میں خواتین کی تعداد 90 فیصد بتائی جا رہی ہے جو اس بات کا مظہر ہے کہ ان کے عقیدت مندوں میں خواتین ہی زیادہ تھیں۔ ان کی اہلیہ اکثر اجتماعات کے دوران ان کے ساتھ ہی کرسی پر موجود ہوتی ہیں جنھیں 'ماتا شری' (مادر محترم) سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق سنہ 2014 میں انھوں نے اپنے ٹھکانے کو بہادر نگر سے مین پوری کے بیچوا منتقل کیا اور آشرم کو ایک مقامی منتظم کے زیر انتظام چھوڑ دیا۔ تاہم، انھوں نے اس خطے میں اجتماعات کا انعقاد جاری رکھا جو تقریباً ہر منگل کے روز ہوتا ہے۔ اسی زمانے میں ایک سادھو آسارام باپو کے معاملے اور گرفتار کے بعد انھوں نے اپنے حفاظتی عملے سے خواتین کو ہٹا دیا تھا اور میڈیا سے دوری اختیار کر لی تھی جبکہ اپنے عقیدت مندوں کو تصاویر لینے سے منع کر دیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ مسٹر پال کے ٹھکانے کی منتقلی کے باوجود آشرم میں روزانہ 10-12 ہزار لوگوں کی آمد ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا پر اس حوالے سے جہاں حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے وہیں یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کے عقیدت مندوں میں زیادہ تر نچلی ذات کے غریب لوگ تھے اور انھیں سیاسی پارٹیوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

فلسطین کی مخالفت اور اسرائیلی درندگی کی حمایت کیوں؟

محمد ریاض احمد

اٹھارویں لوک سبھا کے اسپیکر کا انتخاب ہو چکا ہے، بی جے پی کے اوم برلا کو عہدۂ اسپیکر پر فائز کیا گیا۔ 17 ویں لوک سبھا میں بھی مسٹر برلا ہی اسپیکر کے عہدہ پر فائز رہے۔ گذشتہ سال اپوزیشن کے زائد از 100 ارکان پارلیمنٹ کو معطل کیا گیا جو یقیناً پارلیمانی جمہوریت پر ایک دھبہ ہے جسے مسٹر اوم برلا اپنی غیر جانبداری کے ذریعہ مٹا سکتے ہیں لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مسٹر اوم برلا اسپیکر کی اعلیٰ اقدار و روایات کو برقرار رکھیں گے یا پھر اپوزیشن کے تئیں جانبدارانہ رویہ اپنائیں گے۔ اسپیکر کو یہ بتا دینا چاہیئے کہ وہ مودی یا امیت شاہ کے حکم کے تابع نہیں ہیں بلکہ ان کی اپنی ایک شخصیت ہے اور انہیں ایک بہت بڑی دستوری ذمہ داری تفویض کی گئی ہے، اگر وہ جانبداری کا مظاہرہ کریں گے تو ان کا نام بھی ایسی سیاسی شخصیتوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جنھوں نے اپنے عہدوں کا وقار برقرار نہیں رکھا بلکہ ان عہدوں کا تقدس پامال کر دیا۔ اس معاملہ میں ہمارے محترم وزیر اعظم نریندر مودی جی کا نام سر فہرست ہے۔ راہول گاندھی سے لیکر ڈاکٹر منموہن سنگھ جیسی شخصیتوں غرض اکثر اپوزیشن قائدین نے مودی جی پر یہی الزام عائد کیا کہ انہوں نے بحیثیت وزیر اعظم اپنی پہلی اور دوسری میعاد اور پھر عام انتخابات 2024 میں عہدہ وزارتِ عظمیٰ کا وقار برقرار نہیں رکھا۔ مسلمانوں کے خلاف انہوں نے کسی "چلر" فرقہ پرست لیڈر کی طرح اشتعال انگیز اور زہریلی باتیں کیں، مثال کے طور پر ہندوؤں کے ووٹ حاصل کرنے اور اپنے حقیر سیاسی مفادات کی تکمیل کیلئے جھوٹ و دروغ گوئی کا سہارا لیتے ہوئے انہوں نے ہندوؤں کو یہ بتا کر بے وقوف بنانے کی کوشش کی کہ اگر کانگریس اقتدار میں آتی ہے تو تمہاری املاک یہاں تک کہ بھینسیں بھی دراندازوں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والوں میں تقسیم کر دے گی، تمہاری عورتوں کے منگل سوتر چھین کر مسلمانوں کے حوالے کر دے گی۔ مودی جی نے اس طرح کی غیر پارلیمانی، غیر اخلاقی بلکہ غیر انسانی حرکت کوئی پہلی مرتبہ نہیں کی بلکہ اُتر پردیش میں اپنے خطاب کے دوران شمشان اور قبرستان کی بات کی۔ مغربی بنگال میں کپڑے دیکھ کر پہچاننے کا مشورہ دیا۔ جہاں تک لفظ "غیر انسانی حرکت" کا سوال ہے مذہبی خطوط پر ہندوستانیوں کو تقسیم کرنا، آپس میں پھوٹ ڈالنا اور اپنا سیاسی الوسیدھا کرنے کیلئے عوام کا مذہبی استحصال کرنا یہ سب غیر انسانی حرکات ہی کہلاتی ہیں۔ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے کے ساتھ ہی حکمراں جماعت کی ایماء پر ایمرجنسی کے تاریک دنوں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی منانے کی تحریک پیش کی گئی حالانکہ مودی جی کی پچھلی دو میعادیں کسی بھی طرح ایمرجنسی سے کم نہیں تھیں۔ خاص طور پر مسلمانوں، اقلیتوں، دلتوں کو تعصب و جانبداری اور فرقہ وارانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ چیف منسٹر دہلی اروند کجریوال کی اہلیہ کے مطابق مودی جی کا دور ایمرجنسی سے کم نہیں رہا، ویسے بھی سب جانتے ہیں کہ گذشتہ دس برسوں میں جمہوریت، سیکولرازم، گنگا جمنی تہذیب، انسانی و اخلاقی اقدار، صحافتی آزادی، انسانیت و شرافت کو جو نقصان پہنچا آزاد ہند کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ دس برسوں کے دوران خواتین پر جس طرح شرمناک جنسی حملے ہوئے' زانیوں اور قاتلوں کی جس طرح بڑی بے شرمی اور بے غیرتی کے ساتھ تائید و حمایت کی گئی' زانیوں و قاتلوں کو سنسکاری برہمن کہا گیا (منی پور میں خواتین کی ان کے باپ اور بھائیوں کے سامنے عصمتیں تار تار کی گئیں' انہیں برہنہ کر کے پریڈ کروائی گئی' خواتین کی نظروں کے سامنے بھائیوں اور باپ کو قتل کیا گیا، مودی جی کو ان وحشیانہ کارروائیوں پر اپنا منہ کھولنے 79 دن لگ گئے۔ آج کی تاریخ تک انہوں نے منی پور کا دورہ کرنا بھی گوارا نہیں کیا) کاش! ایمرجنسی کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی منانے کی بجائے گذشتہ دس برسوں میں مسلمانوں، عیسائیوں اور دلتوں پر مختلف بہانوں سے جو ظلم کیا گیا جس طرح کی ناانصافی کی گئی' ان کی عبادت گاہوں پر دھوکہ، مکاری وعیاری کے ذریعہ قبضے کئے گئے' جس طرح کے فیصلے سنائے گئے' ناانصافیاں کی گئیں' صحافیوں' سماجی جہد کاروں' حقوق انسانی کے علمبرداروں پر دہشت گرد، اربن نکسل' ٹکڑے ٹکڑے

گیانگ کے لیبل چسپاں کرتے ہوئے انہیں جیلوں میں ڈھکیل دیا گیا۔ عمر خالد، شرجیل امام، صدیق کپہن، سائی ناتھ، ہیمنت سورین، اروند کجریوال (اب تو اس میں اروندھتی رائے کا نام بھی شامل ہونے والا ہے) پر ظلم و جبر کیا گیا وہ انسانیت کو شرمسار کرنے والی ہیں۔ پچھلے دس برسوں میں کثیر تعداد میں بقول شرد پوار اپوزیشن قائدین اور حکومت پر تنقید کرنے والوں' اس سے سوالات پوچھنے والوں کو سی بی آئی، ای ڈی، انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ، این آئی اے کے بشمول بیشتر تحقیقاتی ایجنسیوں کے ذریعہ ستایا گیا، ان سیاہ کارستانیوں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی منائی جاتی تو اچھا ہوتا۔ دوسری طرف پارلیمنٹ میں ارکان کو حلف دلایا گیا، اس موقع پر بھی بی جے پی ارکان نے مذہبی نعرے لگائے۔ بی جے پی کے ایک رکن نے تو حلف لینے کے بعد 'جئے ہندو راشٹر' کا نعرہ لگایا۔ اس دوران حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے حلف لیا اور پھر جئے بھیم، جئے میم، جئے تلنگانہ اور جئے فلسطین کا نعرہ لگایا جس پر ایوان کے اندر اور باہر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ گودی میڈیا نے بھی چیخ و پکار شروع کر دی اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہندوستان کیلئے اسد اویسی کا 'جئے فلسطین' کا نعرہ لگانا بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے جبکہ بی جے پی رکن کے جئے ہندو راشٹر کے نعرہ پر جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔ اسد الدین اویسی نے جئے فلسطین کا نعرہ لگایا بہت اچھا کیا۔ تنقید کرنے والوں نے تنقید کی اور ان کی تعریف و ستائش کرنے والوں کی بھی کمی نہیں رہی لیکن اس نعرہ پر کئی ایک سوالات بھی اُٹھائے گئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ کہیں انہوں نے یہ نعرہ سیاسی مفادات کی تکمیل اور سستی شہرت کیلئے تو نہیں لگایا؟ آیا اسد اویسی کا یہ نعرہ راہول گاندھی پر دنیا بھر کے میڈیا کی جو توجہ ہے اسے کم کرنے کی کسی سازش کا حصہ تو نہیں ہے؟ (کیونکہ حالیہ دنوں میں اور خاص طور پر راہول گاندھی کے قائد اپوزیشن بننے کے بعد ان کی مقبولیت میں چار چاند لگ گئے ہیں' مودی کی مقبولیت اس کے سامنے ماند پڑ گئی ہے)۔ بہر حال 'جئے فلسطین' کا نعرہ لگانے میں اسد اویسی کی نیت جو کچھ بھی رہی ہو ہندوستانی پارلیمنٹ میں کم از کم ایک طرح سے اسرائیل کی درندگی، اس کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل عام و نسل کشی کا ذکر تو ضرور ہوا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 7 اکٹوبر کو اسرائیل۔ فلسطین جنگ کا آغاز ہوا جس میں اسرائیل کی درندگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تا حال 38 ہزار سے زائد فلسطینیوں نے جام شہادت نوش کیا جبکہ زائد از 88 ہزار زخمی ہوئے ہیں۔ شہداء اور زخمیوں میں خواتین اور بچوں کی اکثریت ہے۔ اسرائیل نے غزہ پر ایک لاکھ ٹن سے زائد دھماکو مادہ برسایا، اس نے مزائلوں، راکٹوں، بموں کی غزہ پر بارش کی' نتیجہ میں 80 فیصد غزہ ملبہ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ بیشتر اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، اسپتالوں، پناہ گزین کیمپوں، مساجد، تاریخی آثار، گرجا گھروں کو فضائی حملوں کے ذریعہ زمین دوز کر دیا گیا۔ مختلف عالمی اداروں اور خود غزہ کی وزارت صحت کے مطابق 21 ہزار فلسطینی بچے ہنوز لاپتہ ہیں ان میں سے 4000 بچوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ شہید ہو چکے ہیں اور ان کی نعشیں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے دبی ہوئی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کم از کم 8 تا 10 ہزار فلسطینی شہداء اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ اسپتالوں میں اجتماعی قبور دریافت ہو رہی ہیں۔ اسرائیل' فلسطینیوں کی جس درندگی کے ساتھ نسل کشی کر رہا ہے، ان کا قتل عام کر رہا ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ نومولودوں کو بھی نشانہ بنا رہا ہے۔ ان حالات میں ہماری پارلیمنٹ میں 'جئے فلسطین' کا نعرہ نہیں بلکہ اسرائیل کے خلاف قرارداد منظور کی جانی چاہیئے تھی لیکن بدقسمتی سے مودی حکومت نے گاندھی جی، پنڈت جواہر لال نہرو سے لیکر ڈاکٹر منموہن سنگھ یہاں تک کہ واجپائی حکومتوں کی موافق فلسطین پالیسی سے انحراف کی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ مودی جی اور ان کی حکومت اور بی جے پی قائدین کو اسرائیل کی درندگی، اس کی وحشیانہ حرکتیں، اس کے ہاتھوں فلسطینیوں بالخصوص فلسطینی بچوں کا قتل عام دکھائی نہیں دے رہا ہے یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ میں پارلیمانی اُمور کے وزیر کرن رججیو کا کہنا تھا کہ ہم نہ کسی ملک کی تائید کرتے ہیں نہ حمایت کرتے ہیں۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسرائیل کو HERMES 900 جیسے Killer Drones اور اسلحہ و گولہ بارود کیوں بھیجا گیا اور کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے سابق سفیر متعینہ ہندوستان DANIE CARMON نے YNET NEWS سے بات کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ اسرائیل نے 1999 کی کارگل جنگ میں ہندوستان کی مدد کی اور ہندوستان غزہ جنگ میں احسان چکاتے ہوئے اسرائیل کو ہتھیار فراہم کر رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ حالیہ عرصہ کے دوران حیدرآباد جسے ہندوستان میں مسلمانوں کا مرکز کہا جاتا ہے کے پہاڑی شریف میں واقع ہارڈویر پارک (یہ پارک 20 ایکڑ اراضی پر محیط ہے) میں اڈانی ایرو اسپیس پارک قائم کیا گیا۔ 14 ڈسمبر 2018 کو Adani Elbeit Unmaned Aerial Vehicles Complex UAV کا اُس وقت کے ریاستی وزیر داخلہ محمد محمود علی نے افتتاح انجام دیا۔ اُن بیچاروں کو شاید اندازہ نہیں تھا ہوگا کہ یہاں سے فلسطینیوں کے قتل عام کا سامان جائے گا۔ افتتاح کے موقع پر اڈانی گروپ کے کئی اہم عہدہ داروں کے ساتھ اسرائیلی فرم Elbeit Systems کے سی ای او MACHCIS B E Z H A L E L بھی موجود تھے۔ اس کامپلکس میں HERMES900، HERMES450، اسکائی اسٹرائیکر، اسکائی لارک 3، اسالٹ رائفلس، اسنائپر رائفلس تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ Elbeit اسرائیلی ڈیفنس فورس کی جانب سے تیار کئے جانے والے 85 فیصد ڈرونس سربراہ کرتی ہے، یہ کمپنی اسرائیل سے باہر دنیا میں صرف حیدرآباد میں کام کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ HERMES900 '36 گھنٹوں تک مسلسل پرواز کر سکتا ہے، 32 ہزار فیٹ بلندی تک اس کی پرواز ہوتی ہے جبکہ اس میں پے لوڈ 420 کیلو (میزائل اور بم) لے جایا جا سکتا ہے۔ دفاعی تجزیہ نگاروں کے مطابق اسرائیلی کمپنی اور اڈانی گروپ کے اس مشترکہ وینچر میں تیار ہو رہے HERMES900 ڈرونس نہ صرف نگرانی بلکہ میزائل و بم برسانے کا کام بھی کرتے ہیں لیکن افسوس کہ کسی نے پہاڑی شریف علاقہ میں واقع اسرائیل۔ انڈیا مشترکہ وینچر کے خلاف احتجاج تک نہیں کیا، دھرنا منظم نہیں کیا۔ کاش! اسد الدین اویسی پارلیمنٹ میں 'جئے فلسطین' کا نعرہ لگانے کے ساتھ ساتھ اپنے شہر میں ہی واقع فلسطینیوں کے قتل کا سامان تیار کرنے والے UAV کامپلکس کے باہر احتجاج کرتے، دھرنا تو دیتے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ فلسطین کو جنگی ٹکنالوجی کی لیباریٹری بنا دیا گیا ہے، تجربہ گاہ میں تبدیل کر دیا گیا، ایسے میں کم از کم مذکورہ ڈرون کامپلکس کے خلاف آواز بلند کرتے کیونکہ یہ اسرائیل میں نہیں ہمارے شہر حیدرآباد فرخندۂ بنیاد میں ہے۔

یوناما کی سربراہ نے امارت اسلامیہ کے ساتھ اعلیٰ سطحی مذاکرات کی اہمیت پر زور دیا

کابل۔ ?24 جولائی۔ ایم این این۔ یوناما کی سربراہ سے ملاقات میں وزیر اعظم کے دفتر کے نائب سیاسی سربراہ نے دوحہ کے تیسرے اجلاس کی کامیابیوں اور عالمی برادری کے ساتھ امارت اسلامیہ کے تعلقات پر تبادلہ خیال کیا۔ ایک بیان میں، ارگ نے روزا اوتن بائیفا کے حوالے سے کہا کہ امارت اسلامیہ اور عالمی برادری کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات تعمیری تعلقات کے قیام کا باعث بن سکتے ہیں۔ ان کے مطابق امارت اسلامیہ کے ساتھ تعلقات مغربی برادریوں کی خواہش ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ اوتن بائیفا نے کہا کہ یوناما افغانستان کے تمام صوبوں میں مائیکرولونز تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ یوناما کے سربراہ نے اس ملاقات میں مزید کہا کہ دوحہ کے گزشتہ اجلاس کے فیصلوں کی بنیاد پر افغانستان کے نجی اور بینکنگ سیکٹر کی معاونت اور منشیات کے خلاف دو کمیٹیوں کے قیام پر کام جاری ہے۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نمائندے نے نوٹ کیا کہ کچھ ممالک نے قائم کی جانے والی کمیٹیوں کے انتظام میں دلچسپی ظاہر کی ہے، افغانستان کے نجی اور بینکنگ سیکٹر کو سپورٹ کیا ہے اور منشیات کے خلاف جنگ کی ہے۔ دریں اثناء اس ملاقات میں مولوی عبدالکبیر نے یوناما کے مشن اور افغانوں کے لیے اس کی امداد کو سراہتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کی جانب سے دوحہ کے تیسرے اجلاس میں امارت اسلامیہ کی شرائط کو تسلیم کرنا ایک اہم قدم ہے اور اس اجلاس میں افغانستان کے حوالے سے کیے گئے فیصلے قابل ذکر ہیں۔ وزیر اعظم کے دفتر کے نائب سیاسی سربراہ نے کہا کہ امارت اسلامیہ تعمیری اور مثبت تعلقات کو ترجیح دیتی ہے کیونکہ ان کے مطابق، کابل دنیا کے ساتھ روابط کا خواہاں ہے۔

پاکستان نے 15 بلین ڈالر کے چینی قرضے کی ری شیڈولنگ کا مطالبہ کیا

اسلام آباد۔24 جولائی۔ ایم این این۔ پاکستان کے وزیر خزانہ محمد اورنگزیب آج سے چین کے دورے پر جائیں گے۔ دراصل پاکستان بیجنگ سے 15 بلین ڈالر کے قرض کی ری شیڈولنگ کا خواہاں ہے۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان اور چین کے درمیان ایک مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کیا جائے گا تاکہ قرضوں کی ری شیڈولنگ میں آسانی ہو۔ مزید برآں، بات چیت میں چین کے توانائی کے گردشی قرضے پر توجہ دی جائے گی، جو اس وقت 480 ارب روپے ہے۔ وزیر خزانہ پانڈا بانڈ کے حوالے سے بھی بات چیت کریں گے۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766 : پروپرائٹر: محمد انیس

مرکزی بجٹ کو بی جے پی حکومت نے اپنی اقتدار برقرار رکھنے کی سیاست کے لیے استعمال کیا ہے۔آئی یو ایم ایل

بجٹ میں تمل ناڈو سمیت زیادہ تر ریاستوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ نواز غنی ایم پی

نئی دہلی۔(پریس ریلیز)۔انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے تمل ناڈو ریاستی نائب صدر ورامانا تھا پورم لوک سبھا حلقہ کے رکن پارلیمان کے نواز غنی نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ مرکزی بجٹ کو بی جے پی نے اپنی اقتدار برقرار رکھنے کی سیاست کے لیے استعمال کیا ہے اور کہا کہ وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کرنے کے دوران تمل اور تمل ناڈو کا ذکر کرنے سے بھی گریز کیا ہے۔اگر بی جے پی تمل ناڈو کے عوام کو نظر انداز کرتی رہے گی تو تمل ناڈو کے عوام بھی بی جے پی کو نظر انداز کرتے رہیں گے۔کے نواز غنی ایم پی نے اپنے اخباری بیان میں مزید کہا ہے کہ کل پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے مرکزی بجٹ 2024-25 میں بی جے پی حکومت کو اقتدار میں برقرار رکھنے کے اپنے سیاسی فائدے کے لیے صرف بہار اور آندھرا پردیش کیلئے خصوصی اسکیموں کی اجازت دی گئی ہے اور تمل ناڈو سمیت زیادہ تر ریاستوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔عزت مآب وزیر خزانہ کی طرف سے اب تک جو مالیاتی بجٹ داخل کیے گئے ہیں ان میں تمل اور تمل ناڈو کا نام کم از کم برائے نام شامل ہوتا تھا، اس بجٹ میں مرکزی وزیر خزانہ نے تمل اور تمل ناڈو کا نام تک نہیں لیکر اسے خارج کر دیا ہے۔تمل ناڈو کے تعلق سے وزیر خزانہ نے ہر چیز سے گریز کیا ہے، بشمول تروکرل جو عام طور پر حوالہ جات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قدرتی آفات، تمل ناڈو کے بقایا فنڈز، میٹرو ریل کے دوسرے مرحلے کے لیے فنڈز سمیت مختلف ضروریات اور تمل ناڈو کا ذکر کیے بغیر اور کوئی اعلان کیے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے جو کہ مایوس کن ہے اور تمل ناڈو کے تئیں مرکزی حکومت کا سوتیلی ماں والا رویہ ظاہر کرتا ہے۔انڈین یونین مسلم لیگ کے رکن پارلیمان کے نواز غنی نے اس بات کی طرف خصوصی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالیاتی بجٹ 2024-25 میں 4 کروڑ نوکریون کا پرکشش اعلان کیا گیا ہے۔جبکہ بی جے پی نے سال 2014 میں 10 کروڑ لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع دینے کے اعلان کیا تھا اس کا کیا ہوا ابھی تک معلوم نہیں ہے اور اب 4 کروڑ نوکریوں کا نیا اعلان کس کو دھوکہ دینے کا منصوبہ ہے!۔ملک بھر میں مسلسل ٹرین حادثات کے تناظر میں یہ کیسا انصاف ہے کہ اور کس حد تک درست ہے کہ کل پیش کیے گئے بجٹ میں ریلوے کے بارے میں ایک سطر کا بھی ذکر نہیں ہے۔اسی طرح ہمیشہ کی طرح بی جے پی حکومت نے اس بجٹ میں اقلیتوں سمیت پسماندہ لوگوں کو مایوس کیا ہے۔ اس مرکزی بجٹ سے بی جے پی حکومت اپنی حکمرانی بچانے کی سیاست کر رہی ہے، بلاشبہ بی جے پی نے ملک اور عوام کی مفاد کو سامنے رکھ کر بجٹ پیش نہیں کیا ہے۔تمل ناڈو کو مسلسل نظر انداز کرنے والی بی جے پی کو تمل ناڈو کے عوام بھی مسلسل نظر انداز کرتے رہیں گے۔

بلوچستان لبریشن فرنٹ نے پاکستان میں مہلک حملہ کی ذمہ داری قبول کی

بلوچستان۔ 24 جولائی۔ ایم این این۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والے سلسلہ وار حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے، جس کے نتیجے میں چھ پاکستانی فوجی ہلاک اور پانچ دیگر زخمی ہوئے۔ ان حملوں میں پنجگور، کولواہ اور تمپ میں پاکستانی فوجی چوکیوں اور قافلوں کو نشانہ بنایا گیا۔ بی ایل ایف کے ترجمان، میجر گوہرام بلوچ نے، کولواہ میں موٹر سائیکلوں کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ، پنجگور میں ایک فوجی چوکی پر سنائپر حملہ، اور تمپ میں پل آباد اور ملنٹ میں چوکیوں پر حملے کی تفصیل بتائی۔ ان حملوں کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نگرانی میں گجاپور وشال گڑھ فساد متاثرین میں ریلیف تقسیم

خاطیوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے اور متاثرین کو نقصانات کا بھرپور معاوضہ دیا جائے۔مولانا ندیم صدیقی کا حکومت سے پرزور مطالبہ

کولھاپور۔ 24 جولائی 2024 (پریس ریلیز) حالیہ گجاپور وشال گڑھ میں برپا کیئے گئے تشدد سے تباہ حال مسلمانوں و دیگر برادران وطن جن کے مکانات دوکانوں اور کاروبار کا نقصان ہوا ہے،ان کی امداد و راحت رسانی کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کے حکم پر آج یہاں جمعیۃ علماء ضلع رتنا گیری کا ایک وفد مفتی توفیق منصور مظاہری صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء رتنا گیری) مولانا الیاس بغدادی، مولانا زبیر ناکاڑے، حافظ ضیاء کلکیر، سائل پٹھان، آصف اکبانی، سہیل مقادم، عمران سید، اور سرفراز کونڈکری نے گجاپور پہونچ کر فساد متاثرین کے درمیان بلاتفریق مذہب وملت اشیاء ضروریہ پر مشتمل کٹس تقسیم کیا۔ جمعیۃ علماء رتنا گیری کے وفد نے بتایا کہ کسی طریقے سے وشال گڑھ اور گجاپور کے چند ساتھیوں سے رابطہ ہوا، ان سے ملاقاتیں ہوئی، حالات کا علم ہوا، انہوں نے بتایا کہ، وشالگڑھ اور گجاپور کے حالات بدستور کشیدہ ہیں اس معنی میں کہ وہاں اب بھی کرفیو نافذ ہے، اور انتظامیہ کی جانب سے کسی کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔اس تشدد میں فرقہ پرستوں نے چن چن کر اقلیتوں کی دوکانوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنایا ہیا اور اسے نذر آتش کردیا ہے جس سے مسلمانوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے، اس وقت کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کی شدید قلت ہے۔اس موقع پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کہا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نگرانی میں جمعیۃ علماء رتنا گیری نے فساد زدگان کے لیے ریلیف ورک اور فوری بنیادی اشیاء کی فراہمی پر کام شروع کر دیا ہے، مسلسل ہو رہی موسلا دھار بارش کے باوجود جمعیۃ علماء کا وفد ریلیف کا سامان لے کر گجاپور پہونچا اور فساد سے تباہ حال ضرورت مندوں کے درمیان تقسیم کیا۔مولانا ندیم صدیقی صاحب نےحکومت مہاراشٹر اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہیکہ خاطیوں کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کی جائے،تشدد میں زخمی ہونے والے لوگوں کا بہتر سے بہتر علاج کیا جائے، اور جن لوگوں کا مالی نقصان ہوا ہے ان کو مالی امداد فراہم کی جائے تاکہ وہ دوبارہ اپنے کاروبار کو شروع کر کے گذر بسر کا انتظام کر سکیں۔

بہار میں ملازمت کی بہار، پھر بھی معاون اردو مترجم ملازمت سے محروم

وزیر اعلیٰ سے مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی کی مداخلت کی خصوصی اپیل

پٹنہ (پریس ریلیز): معاون اردو مترجم کے عہدہ پر تقرری کے لئے بہار اسٹاف سلیکشن کمیشن کے ذریعہ 2019 میں ویکنسی شائع ہوئی۔2012 میں پی ٹی کے بعد مینس امتحان بھی ہوگیا۔ خبر کے مطابق اس امتحان میں تقریباً 2200 امیدوار کامیاب ہوئے۔مینس امتحان کے رزلٹ کے بعد جولائی 2022 میں کونسلنگ بھی ہوگئی، مگر کونسلنگ کے بعد بھی ابھی تک فائنل رزلٹ جاری نہیں ہوا اور نہ ابھی تک تقرری عمل میں آئی، جس کی وجہ سے امیدواروں میں مایوسی پائی جارہی ہے۔ یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نے پریس ریلیز میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہار میں ملازمت کی بہار ہے، ہر روز ویکنسی نکل رہی ہے، امیدواروں کی تقرری عمل میں آرہی ہے، اور تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات نوکری حاصل کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے بحال ہونے والے امیدواروں اور ان کے خاندان میں خوشی ہی خوشی ہے، یہ حکومت بہار کا بڑا کارنامہ ہے اور پورے ملک میں بہار کی ستائش ہو رہی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اردو زبان بہار کی دوسری سرکاری زبان ہے، مسلم اقلیت کی مادری زبان ہے، اردو کی تعلیم ہر تعلیمی ادارے میں ہو رہی ہے، اس زبان کے فروغ کے لئے حکومت کی جانب سے معاش اور روزگار سے جوڑنے پر توجہ بھی دی جارہی ہے، تعلیم حاصل کرنے والے امیدواروں کو امید ہوتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کر کے معاش اور روزگار سے جڑیں گے، فیملی میں خوشی آئے گی،حکومت بہار کی جانب سے بڑے پیمانہ پر ملازمت کے لئے ویکنسی اور تقرری کا سلسلہ جاری ہے، مگر افسوس کی بات ہے کہ معاون اردو مترجم کے امیدوار امتحان پاس کر کے کونسلنگ بھی کراچکے، پھر بھی ابھی تک نہ تو ان کا رزلٹ شائع ہوا اور نہ ان کی تقرری ہوسکی۔جس کی وجہ سے امیدواروں میں مایوسی بڑھ رہی ہے۔موجودہ حالت میں ملی وسیاسی قائدین سے درخواست ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرانے میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کریں اور محترم وزیر اعلیٰ بہار سےخصوصی اپیل ہے کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کریں اور اردو مترجمین کے رزلٹ اور تقرری کے لیے راستہ ہموار کرنے کی زحمت کی جائے۔اس کے علاوہ اردو اور مسلم اقلیت سے متعلق جتنے بھی مسائل ہیں ان کو بھی حل کرنے کی جانب توجہ دی جائے۔

ریاستی سطح پر ڈکیتی انجام دینے والے گروہ کے 5 ملزمان گرفتار، 3.41 لاکھ روپے کی 3 کلو چاندی برآمد

بھیونڈی:24 جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی کرائم برانچ پولیس نے ریاستی سطح پر چوری کی واردات انجام دینے والے گینگ کے 5 ملزمان کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے ایک جیولرس کی دکان کی دیوار میں سوراخ کر کے چوری کی واردات کو انجام دیا تھا۔ پولیس نے ان کے پاس سے بڑی مقدار میں چاندی کے سکے برآمد کیے ہیں۔ یہ جانکاری بھیونڈی کرائم برانچ کے سینئر پولیس انسپکٹر یوگیش اوہاڑ نے میڈیا کو دی ہے۔سینئر پولیس انسپکٹر یوگیش اوہاڑ نے بتایا کہ پولس حوالدار امول دیسائی کو خفیہ اطلاع ملی کہ دمن ریاست میں ایک جیولرس کی دکان میں چوری کی واردات کو انجام دینے کے بعد زیورات چوری کرنے والے پانچ ملزمان اسے بیچنے کے لیے ناگاؤں، بھیونڈی آرہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی سینئر پولیس انسپکٹر یوگیش اوہاڑ کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر دھنراج کیدار، پولیس سب انسپکٹر نثار تڈوی، پولس کانسٹیبل امول دیسائی، ششی کانت یادو، سچن سالوی، منگلیش شرکے، شبیر شیخ، سچن جادھو، بھاولیش گھرت اور امول انگلے وغیرہ پر مشتمل ٹیم نے نائیگاوں علاقہ میں جال بچھا کر (1) خالق بہار علی حاجی شیخ (50 سال ساکن ڈومبوالی)، (2) راجو گوپال سنگھ ساکنہ وسائی ضلع پالگھر، (3) پریم ادے رام شرما (31) ساکن پالگھر، (4) رمیش عرف کھڑک گنگارام اوجی (39 سال) اور سوجل مقبول شیخ (35) ساکن گھوڑ بندر، تھانے کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن سے پولیس نے 3 لاکھ 41 ہزار روپے مالیت کے چاندی کے زیورات برآمد کئے ہیں۔ اس معاملے میں جب پولیس نے دمن ریاست کے نانی دمن پولیس اسٹیشن سے رابطہ کیا تو وہاں چوری کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جب پولیس نے مذکورہ پانچوں ملزمان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو یہ بات سامنے آئی کہ ان تمام کے خلاف مختلف ریاستوں میں چوری کے کئی مقدمات درج ہیں۔جس کے بعد بھیونڈی کرائم برانچ پولیس نے مذکورہ پانچ ملزمین کے ساتھ ضبط شدہ اشیاء کو نئی دمن پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔

نیپون اسٹیل 20 سال بعد چین کے باؤشان کے ساتھ جوائنٹ وینچر کو تحلیل کرے گا

ٹوکیو، 24 جولائی۔ ایم این این۔ نیپون اسٹیل چین کے باؤشان آئرن اینڈ اسٹیل کے ساتھ اپنے مشترکہ منصوبے کو ختم کرے گا۔ اس نے دو دہائیوں کے تعاون کو ختم کرتے ہوئے منگل کو یہ اعلان کیا جبکہان کے موجودہ شیئر ہولڈرز کا معاہدہ اگست کے آخر میں ختم ہوجائے گا۔نیپون اسٹیل مشترکہ منصوبے میں اپنا 50% حصہ باؤشان کو منتقل کرے گا۔ایک علیحدہ بیان میں باؤشن نے کہا کہ اس نے انعقاد کے لیے تقریباً 1.8 بلین یوآن (247 ملین ڈالر) ادا کرنے پر اتفاق کیا ہے۔یہ مشترکہ منصوبہ چین میں گاڑیوں کے استعمال کے لیے کولڈ رولڈ سٹیل شیٹس اور ہاٹ ڈِپ جستی سٹیل کی چادریں تیار اور فروخت کر رہا تھا۔ نیپون اسٹیل نے اصل میں 2004 میں قائم کی گئی شراکت کو تحلیل کرنے کی کوئی وجہ فراہم نہیں کی۔نکی بزنس ڈیلی، جس نے سب سے پہلے اس خبر کی اطلاع دی، کہا کہ کمپنی نے اپنی توجہ امریکہ اور بھارت کی طرف مبذول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔چین میں کمپنی کی پیداواری صلاحیت میں 70 فیصد کمی کی جائے گی، لیکن یہ اب بھی تقریباً 10 لاکھ میٹرک ٹن ہر سال اپنے پاس رکھے گی جس کی بدولت چائنا باؤوا سٹیل گروپ کی ایک اور یونٹ ووہان آئرن اینڈ اسٹیل کے ساتھ مشترکہ کاروبار ہے۔نیپون اسٹیل نے رائٹرز کو دیئے گئے ایک بیان میں کہا کہ یہ فیصلہ امریکی اسٹیل کے لیے اس کی بولی سے منسلک نہیں تھا۔

فلپائن نے آف شور گیمنگ ہب میں موجود غیر ملکی کارکنوں کو 2 ماہ میں ملک چھوڑنے کا حکم دیا

منیلا،24 جولائی۔ایم این این۔فلپائن نے آف شور گیمنگ ہب میں کام کرنے والے غیر ملکیوں کو دو ماہ کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ فلپائن کا فیصلہ صدر فرڈینینڈ مارکوس جونیئر کے آپریٹرز کو ختم کرنے کے فیصلے کے بعد سامنے آیا ہے۔فلپائنکے امیگریشن بیورو نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔مارکوس نے فلپائن آف شور گیمنگ آپریٹرز (POGOs) پر جرائم، انسانی اسمگلنگ اور مالیاتی گھوٹالوں سے مبینہ روابط کی وجہ سے پابندی لگا دی ہے اور گیمنگ ریگولیٹر کو سال کے آخر تک ان کاروباروں کو بند کرنے کا وقت دیا ہے۔فلپائن کے امیگریشن کے سربراہ نارمن تانسنگلو نے ایک بیان میں کہا کہ غیر ملکی کارکنوں کے پاس ملک چھوڑنے کے لیے 59 دن ہیں۔اس آرڈر سے تقریباً 20,000 افراد متاثر ہونے کی توقع ہے، جن میں سے زیادہ تر چینی شہری ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ جو کارکن دو ماہ سے زائد عرصے سے ملک میں رہیں گے انہیں ملک بدر کر دیا جائے گا۔منیلا میں چینی سفارت خانے نے فوری طور پر تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔لپائن آف شور گیمنگ آپریٹرز 2016 میں ابھرے اور صرف چند سالوں میں اس میں اضافہ ہوا کیونکہ کمپنیوں نے چین میں گاہکوں کو نشانہ بنانے کے لیے لبرل قوانین کا فائدہ اٹھایا، جہاں جوا کھیلنے پر پابندی ہے۔اپنے عروج پر، فلپائن میں تقریباً 300؟ا ف شور گیمنگ آپریٹرز کام کر رہے تھے، لیکن کورونا وائرس وبائی امراض اور ٹیکس کے سخت قوانین نے بہت سے لوگوں کو نقل مکانی یا زیر زمین جانے پر مجبور کیا۔صرف 42 زیادہ تر چینی فرموں نے اپنے لائسنس رکھے ہیں، جو کہ بالواسطہ اور بالواسطہ طور پر تقریباً 63,000 فلپائنی اور غیر ملکی ملازمین کو ملازمت دے رہے ہیں۔

نیپال میں طیارہ حادثہ میں 18 فراد ہلاک

کھٹمنڈو۔24 جولائی۔ایم این این۔نیپال میں ایک طیارہ حادثہ میں آج 18 افراد ہلاک ہوگئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سوریہ ایئر لائنز کا طیارہ پوکھرا جانے والا تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ٹیک آف کے دوران المناک طور پر گر کر تباہ ہوگیا، جس کے نتیجے میں اس میں سوار 19 میں سے 18 افراد ہلاک ہوگئے۔حکام نے تصدیق کی کہ پائلٹ زندہ بچ گیا اور اسے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔طیارہ رن وے سے مڑ گیا اور آگ کے شعلوں سے بھڑک اٹھا، جس کے نتیجے میں آگ کے ڈرامائی مناظر اور گاڑھا سیاہ دھواں اٹھ گیا۔مبینہ طور پر طیارے میں صرف تکنیکی عملہ سوار تھا، اس میں کوئی مسافر نہیں تھا۔چونکہ حکام نے حفاظتی وجوہات کی بنا پر تریبھون ایئر پورٹ کو بند کر دیا ہے جس کےنتیجے میں متعدد بین الاقوامی اور گھریلو پروازوں کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھانے کے چین کے اقدام پر اختلافات

بیجنگ،24 جولائی۔ایم این این۔چین نے اپنی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور پنشن فنڈنگ کے شدید بحران کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی قانونی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھانے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا ہے۔تاہم، چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) کی طرف سے منصوبہ بند کئے گئے اس اقدام کو اس کے اعلان کے چند ہی دنوں میں شہریوں کی جانب سے شدید ردعمل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔موجودہ منظر نامے میں، شہری علاقوں میں مرد 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہو سکتے ہیں، جو ریاست سے پنشن وصول کرتے ہیں۔اسی طرح، شہری ماحول میں خواتین کی ریٹائرمنٹ کی عمر ان کے متعلقہ پیشوں کے لحاظ سے 50 یا 55 کے لگ بھگ ہے۔لیکن، یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ چین میں دیہی افرادی قوت بالکل مختلف ریٹائرمنٹ سسٹم کے تحت آتی ہے۔سی این این کے مطابق، سی سی پی نے اپنے تیسرے پلینم کے دوران اعلان کیا۔رضا کارانہ اور لچک کے اصولوں کے مطابق، ہم مستقل اور منظم طریقے سے قانونی ریٹائرمنٹ کی عمر میں بتدریج تاخیر کی اصلاحات کو آگے بڑھائیں گے۔اطلاعات کے مطابق، ملک ایک دہائی سے زائد عرصے سے تیزی سے عمر رسیدہ آبادی کا شکار ہے۔اور خاص طور پر، اس سے ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جو اپنی بقا کے لیے ریاست کے پنشن سسٹم پر انحصار کرتے ہیں۔

بلوچستانکی مکران یونیورسٹی میں ناکافی سہولیات کے خلاف طلبہ کا احتجاجی مظاہرہ

پنجگور (پاکستان)۔24 جولائی۔ایم این این۔بلوچستان، رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود، سب سے زیادہ پسماندہ علاقوں میں سے ایک ہے، اور اس کا تعلیمی انفراسٹرکچر اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔حال ہی میں، پنجگور کی مکران یونیورسٹی کے طلباء نے اپنے ادارے میں بنیادی سہولیات کی شدید کمی پر اپنی مایوسی کا اظہار کرنے کے لیے ایک پریس کانفرنس کی۔ دی بلوچستان پوسٹکی خبروں کے مطابق طلباء نے بہت سے مسائل پر روشنی ڈالی جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ اس نے ان کے تعلیمی تجربے کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔کیمپس میں پینے کے ٹھنڈے پانی کی عدم دستیابی کے بنیادی خدشات میں سے ایک تھا، جو طلباء کو باہر سے پانی خریدنے پر مجبور کرتا ہے۔مزید براں، طلبا نے یونیورسٹی کی جانب سے بجلی کی بندش کے دوران جنریٹر چلانے میں ناکامی کی نشاندہی کی، جس کی وجہ سے شدید گرمی میں شدید پریشانی ہوتی ہے۔بجلی کی یہ کمی ان کی مشکلات کو بڑھا دیتی ہے، خاص طور پر گرمی کے مہینوں میں۔دی بلوچستان پوسٹ نے رپورٹ کیا کہ طالب علموں نے ناکافی انفراسٹرکچر کے بارے میں بھی شکایت کی۔کلاس روم کے حالات ایک اور بڑا مسئلہ تھا، جس میں طلباء نے پروجیکٹر کی کمی کو نوٹ کیا، جو ان کی پریزنٹیشنز کو موثر طریقے سے دینے کی صلاحیت کو روکتا ہے۔ یہ کمی ان کے تعلیمی معیار کو مزید گرا دیتی ہے۔سیکورٹی اور انتظامی خدشات بھی اٹھائے گئے، کیونکہ طلباء نے بتایا کہ باہر کے لوگ اکثر یونیورسٹی کے احاطے میں بغیر پوچھ گچھ کے داخل ہوتے ہیں۔سیکورٹی میں یہ کوتاہی ان کی شکایات کی بڑھتی ہوئی فہرست میں اضافہ کرتی ہے۔دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق طلباء نے بارہا یونیورسٹی انتظامیہ کو ان مسائل سے آگاہ کیا لیکن ان کی شکایات کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا اور انہیں اکثر خاموش کرانے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ایک اجتماعی اپیل میں طلباء نے گورنر بلوچستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان بنیادی مسائل کو حل کریں اور اپنے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے ضروری سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔پاکستان کے تعلیمی نظام کو بے شمار چیلنجز کا سامنا ہے، جس کا بنیادی ڈھانچہ سب سے زیادہ نازک ہے۔ملک بھر میں، اسکولوں کی خاصی کمی ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں، جس کی وجہ سے کلاس رومز کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور طلبہ اور اساتذہ کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔یہ کمی ان کے تعلیمی معیار کو مزید گرا دیتی ہے۔سیکورٹی اور انتظامی خدشات بھی اٹھائے گئے، کیونکہ طلباء نے بتایا کہ باہر کے لوگ اکثر یونیورسٹی کے احاطے میں بغیر پوچھ گچھ کے داخل ہوتے ہیں۔سیکورٹی میں یہ کوتاہی ان کی شکایات کی بڑھتی ہوئی فہرست میں اضافہ کرتی ہے۔

بھینار آدیواسی آشرم اسکول کے داخلی دروازے پر بھرا پانی

طلباء کو دو فٹ پانی سے گزر کر جانا پڑ رہا ہے اسکول

بھیونڈی:24 جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی تعلقہ کے بھینار گاؤں میں گورنمنٹ ٹرائبل سیکنڈری آشرم اسکول کے داخلی دروازے کے سامنے دو فٹ پانی بھر گیا ہے اور باہر سے اسکول آنے والے طلباء کو اسکول پہنچنے کے لیے اس پانی سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے طلباء اسکول آنے کو تیار نہیں ہیں اور کچھ والدین اپنے ساتھ طلباء کو ڈراپ کرنے آرہے ہیں۔ اس آشرم اسکول کی حفاظتی دیوار کے قریب بڑے پیمانے پر پرائیویٹ تعمیرات کی گئی ہیں اور اس کی وجہ سے یہاں کا قدرتی نالہ بند ہوگیا ہے۔ بارش کا یہ پانی آشرم اسکولوں کے داخلی دروازے کے سامنے سڑک پر جمع ہو رہا ہے۔ کئی والدین نے اس کی شکایت کی ہے۔جس کی وجہ سے آشرم اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے ٹرائبل پروجیکٹ آفیسر شاہ پور کو خط لکھ کر بچوں کے ہاسٹل کے داخلی دروازے سے تین فٹ اونچی کنکریٹ سڑک بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہالی ووڈ اسٹار سلویسٹر اسٹالون اور سپر اسٹار ریش کے درمیان اس خاص تعلق کے بارے میں جان کر آپ حیران رہ جائیں گے!!

ممبئی،24 جولائی (ایم ملک) سینما کی دنیا میں، بہت کم کرداروں نے 'راکی' جیسی مشہور حیثیت حاصل کی ہے ۔ زیادہ تر شائقین فوری طور پر افسانوی امریکی فلم سیریز میں سلویسٹر اسٹالون کے کردار کے بارے میں سوچتے ہیں اور کچھ شائقین Kudos کے بارے میں سوچتے ہیں۔ تاہم، پچھلے کچھ سالوں میں، ہم نے ایک اور مشہور 'راکی' کی پیدائش دیکھی، جس کا کردار انڈین سپر اسٹار ریش نے اپنی بلاک بسٹر فلم KGF کی ریلیز کے بعد ادا کیا اور اس نے انہیں ثقافتی آئیکن بنا دیا۔اسٹالون اور ریش دونوں نے نہ صرف 'راکی' کا کردار ادا کیا ہے بلکہ وہ ثقافتی شبیہیں بھی بن چکے ہیں اور لوگ انہیں اپنا آئیڈیل مانتے ہیں۔ کرشمہ، عزم اور حقیقی ٹیلنٹ کے انوکھے امتزاج کی بدولت راکی کی ان کی تصویر کشی نے سامعین پر گہرا اثر ڈالا ہے ۔اسٹالون کی 'راکی بالبوا' پہلی بار 1976 میں سلور اسکرین پر آئی، جس میں ایک انڈر ڈاگ باکسر کی ریگز ٹو ریچ کہانی بیان کی گئی جسے ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپئن شپ میں موقع ملتا ہے ۔ اسٹالون نے نہ صرف فلم میں اداکاری کی بلکہ اسکرپٹ بھی لکھی، اپنی ہمت اور لچک کا مظاہرہ کیا۔اس ذاتی رابطے نے راکی کو ایک ایسا محبوب کردار بنا دیا جو کئی دہائیوں تک برداشت کرتا رہا اور امریکی خواب کی علامت بن گیا۔اسی طرح KGF سیریز میں 'راکی' کے ریش کے کردار نے ہندوستانی سنیما میں ہلچل مچا دی ہے ۔ 2018 میں ریلیز ہونے والی، "KGF: باب 1" نے سامعین کو کولار گولڈ فیلڈز کی مشکل دنیا سے متعارف کرایا اور دکھایا کہ راکی کے عاجزانہ آغاز سے لے کر ایک ایسی طاقت بننے کی طرف بڑھتا ہے جس کا شمار کیا جاتا ہے۔کردار کے تئیں ریش کی لگن اور فلم کی شدید کہانی نے ناظرین کے دلوں کو چھو لیا اور انہیں سپر اسٹار بنا دیا۔اسٹالون کی طرح، تخلیقی عمل میں ریش کی شمولیت بھی اہم رہی ہے، اس کی شخصیت اور وژن نے راکی کے کردار کو تشکیل دیا۔ درحقیقت، ریش نے فلم کے عمل کو تخلیقی طور پر آگے بڑھانے کے لیے ایک پروڈیوسر کا کردار ادا کیا ہے۔سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اسٹالون اور ریش دونوں نے اپنے 'راکی' کرداروں میں کس طرح اپنی شخصیتوں کو شامل کیا ہے ۔ اسٹالون کا راکی اس کی سختی، لڑنے کے جذبے اور لچک سے بھرا ہوا ہے، جو ہالی ووڈ میں اس کے اپنے سفر کی عکاسی کرتا ہے ۔ دوسری طرف، ریش کی راکی، اس کی عزائم، استقامت اور اٹل عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسی خوبیاں جنہوں نے ہندوستانی فلم انڈسٹری میں اس کے کیریئر کی تعریف کی ہے اور اب عالمی سطح پر لہریں پیدا کر رہی ہیں۔ اداکار اور کردار کے درمیان اس گہرے تعلق نے ان کی کامیابی اور پائیدار اپیل میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔دونوں اداکاروں نے اپنے متعلقہ 'راکی' کرداروں میں خود کو نمایاں کیا ہے، جس سے وہ صرف کردار ادا کرنے سے زیادہ ہیں۔اسٹالون کا راکی ؟؟ان کے جدوجہد کرنے والے اداکار سے لے کر ہالی ووڈ کے لیجنڈ تک کے سفر کا ثبوت ہے، جب کہ ریش کا راکی علاقائی ستارے سے قومی سنسنی تک ان کے عروج کی تاریخ بیان کرتا ہے۔ کرشمہ، عزم اور خام ٹیلنٹ کے ان کے منفرد امتزاج نے راکی کی ان کی تصویر کشی کو ناقابل فراموش، دنیا بھر کے شائقین کے لیے متاثر کن بنا دیا ہے۔

نیتا امبانی متفقہ طور پر دوبارہ 'انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی' کی رکن منتخب ہوئیں

پیرس، 25 جولائی 2024۔ بین الاقوامی اولمپک کمیٹی نے ایک بار پھر نیتا امبانی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔وہ متفقہ طور پر دوبارہ آئی او سی کی رکن منتخب ہوئی ہیں۔کل 93 ووٹروں نے اپنا ووٹ ڈالا اور تمام 93 ووٹ نیتا امبانی کے حق میں یعنی 100 فیصد تھے۔نیتا امبانی پہلی بار 2016 میں ریو ڈی جنیرو اولمپک گیمز میں آئی او سی کی رکن منتخب ہوئیں۔ وہ ریلائنس فاؤنڈیشن کی بانی اور چیئرپرسن ہیں۔اپنے دوبارہ انتخاب پر، نیتا امبانی نے کہا، "انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے دوبارہ رکن کے طور پر منتخب ہونے پر مجھے بہت فخر ہے۔میں صدر باکھ اور آئی او سی میں اپنے تمام ساتھیوں کا مجھ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔ یہ دوبارہ انتخاب میرے لیے نہ صرف ایک ذاتی سنگ میل ہے، بلکہ عالمی کھیلوں کے میدان میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اثر کو بھی ظاہر کرتا ہے۔میں ہر بھارتی کے ساتھ خوش اور فخر کے اس لمحہ کو شیئر کرنا چاہتی ہوں اور بھارت اور دنیا بھر میں اولمپک تحریک کو مضبوط کرنے کیلئے کوشاں ہوں۔آپ کو بتاتے چلیں کہ نیتا امبانی کی قیادت میں ہندوستان کو 40 سال کے انتظار کے بعد آئی او سی کے سالانہ اجلاس کی میزبانی ملی۔اس کا انعقاد 2023 میں ممبئی کے جیو ورلڈ سینٹر میں کامیابی کے ساتھ کیا گیا تھا۔پہلی بار نیتا امبانی کی قیادت میں اولمپکس میں انڈیا ہاؤس بنایا گیا ہے۔ جو پیرس اولمپکس میں ہندوستانی کھلاڑیوں، حامیوں اور تماشائیوں کے لیے ہندوستان سے دور گھر کی طرح ہے۔

رنویر سنگھ کے ہارٹ تھروب-گرین فلیگ کردار راکی رندھاوا نے 'طویل محبت کے خطوط' کے لیے ملاقات کی اداکار نے انکشاف کیا!

ممبئی،24 جولائی (ایم ملک) جیسے ہی ہم فلم راکی اور رانی کی لو اسٹوری کی پہلی سالگرہ کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ہمیں ہندوستان کے دل کی دھڑکن رنویر سنگھ کو ملنے والی بہترین تعریفوں پر ایک نظر ڈالنی چاہیے ! یوں تو ان کے تمام کرداروں کو خوب پذیرائی ملی لیکن 'راکی اور رانی کی پریم کہانی' میں راکی رندھاوا کے کردار نے مداحوں کے دلوں میں خاص جگہ بنائی ہے ۔ یہ اس وقت واضح ہوا جب شائقین نے اسے ان کے سب سے زیادہ گرین فلیگ کردار کے لیے طویل محبت کے خطوط بھیجے ۔پچھلے سال فلم کی ریلیز کے بعد کی پروموشنز کے دوران، سنگھ نے اپنے انسٹاگرام پر اسک می اینیتھنگ سیشن کا انعقاد کیا جس میں ان کے مداحوں نے ان سے پوچھا کہ انہیں سب سے اچھی تعریف کیا ملی تھی۔ جس پر سپر اسٹار نے جواب دیا، "بہت سارے ! راکی کے لیے اتنی محبتیں برس رہی ہیں۔ میں بہت خوش ہوں.......... طویل محبت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں.......... میں بہت شکر گزار ہوں "یہ ہمیں بتاتا ہے کہ راکی رندھاوا کے طور پر رنویر کے کردار نے ناظرین کو کتنا متاثر کیا۔ راکی رندھاوا کے طور پر، سنگھ نے حقیقی معنوں میں ایک نیا معیار قائم کیا، جو ہر عورت کے مثالی ساتھی، دیکھ بھال کرنے والی، خوبصورت، معاون، مزاحیہ اور خاندان کے لیے وقف کی علامت بن جاتا ہے ۔ رنویر نے اپنی غیر معمولی پرفارمنس، پرجوش توانائی اور اپنی متعدی شخصیت سے سامعین کو مسلسل مسحور کیا ہے، جس سے انہیں 'پاور ہاؤس آف انرجی اینڈ ٹیلنٹ' کا خطاب ملا ہے ۔ آگے دیکھتے ہوئے، رنویر سنگھ کے مستقبل کے پراجیکٹس بھی اتنے ہی پرجوش ہونے کا وعدہ کرتے ہیں، جن میں 'سنگھم اگین'، 'ڈان 3' جیسی بہت سی انتہائی متوقع فلمیں شامل ہیں۔

مسلسل بارش جاری رہنے سے وشنوپوری ڈیم 80 فیصد لبریز

ناندیڑ ضلع میں سال گزشتہ کی بہ نسبت امسال زیادہ بارش

ناندیڑ:24/جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر اور ضلع میں گزشتہ تین سے چار دنوں سے اطمینان بخش بارش ہورہی ہے جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کافی کمی آئی ہے اس کے علاوہ کسانوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کی بوائی کے کام میں تاخیر ہورہی تھی اور کسان کافی پریشان تھے۔ لیکن گزشتہ دو ہفتوں سے شہر اور ضلع میں وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ تین دنوں سے اچھی بارش ہورہی ہے جس کی وجہ سے ناندیڑ شہر سے گزرنے والی گوداوری ندی کی سطح آب میں اضافہ ہوا ہے جبکہ وشنوپوری ڈیم 80 فیصد تک لبریز ہونے کی اطلاع ہے۔ اس لیے آئندہ دنوں میں مزید بارش ہونے پر ڈیم صد فیصد لبریز ہو جائے گا۔ جولائی کا آخری ہفتہ چل رہا ہے ایسے میں مہاراشٹر بھر میں اطمینان بخش بارش ہورہی ہے اور کئی اضلاع میں فی الحال ندیوں میں طغیانی آگئی ہے۔ محکمہ موسمیات سے ملی اطلاعات کے مطابق ناندیڑ شہر اور ضلع میں آئندہ چند روز تک بارش کا سلسلہ اسی طرح کم زیادہ جاری رہے گا۔ جاریہ موسم میں ضلع میں اب تک 372 اشاریہ 30 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ضلع بھر میں 10 ملی میٹر بارش ہونے کی اطلاع ہے۔ جاریہ سال میں ضلع کے کنوٹ تعلقے میں سب سے زیادہ 480 ملی میٹر بارش اب تک ہوچکی ہے جبکہ ناندیڑ تعلقے میں 345 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔ سب سے کم بارش نائیگاؤں تعلقہ میں 267 ملی میٹر ریکارڈ ہوئی ہے جو یہاں کے کسانوں کے لیے تشویش ناک بات ہے۔ ضلع میں سال گزشتہ یکم رجون تا 23 جولائی تک بارش 344 ملی میٹر ریکارڈ ہوئی تھی جبکہ جاریہ سال میں ناندیڑ ضلع میں 372 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ 24 جولائی کی صبح ختم ہونے والے گزشتہ 24 گھنٹوں میں ضلع میں اوسطاً 10 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے اور ضلع میں کل 372.30 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔

24 جولائی بروز بدھ کی صبح ختم ہونے والے پچھلے 24 گھنٹوں میں ضلع میں ہونے والی بارش حسب ذیل ہے، تعلقہ وار ملی میٹر میں، کل بارش قوسین میں: ناندیڑ- 9.70 (345.90)، بلولی- 8.20 (417.10)، مکھیڈ- 3.60 (412.30)، قندھار-2 (383.10)، لوہا- 5.70 (371.80)، حدگاؤں- 11.70 (300.70)، بھوکر- 19.10 (332.10)، دیگلور- 4.20 (325.90)، کنوٹ- 16.50 ((371.80))، حمایت نگر- 12.70 (341.90)، ماہور- 10 (359.40)، دھرم آباد- 12.70 (442)، عمری- 14.60 (316.20)، اردھاپور- 19 (420)، نائگاؤں- 9.90 (267.70) ملی میٹر۔

گڑھ چرولی میں کئی گاؤں زیر آب

گڑ چرولی: مہاراشٹر اور گجرات میں بارش کے بعد سیلاب کی تباہ کاریاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ گڑھ چرولی میں جہاں کئی دیہات زیر آب آگئے ہیں وہیں گجرات کے ضلع کچھ میں 15 گائیوں کے بہہ جانے کی خبر سامنے آئی ہے۔ خیال رہے کہ مہاراشٹر کے گڑھ چرولی ضلع میں گزشتہ کئی دنوں سے ہورہی موسلادھار بارش کی وجہ سے ندی نالوں میں طغیانی ہے اور سیلاب کے باعث 15 کے قریب دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ وہیں، آمدورفت میں بھی کافی مسائل کا سامنا ہے۔ گڑھ چرولی میں موسلادھار بارش کی وجہ سے حالات مسلسل بگڑتے جا رہے ہیں۔ سیلابی پانی کئی دیہاتوں میں گہرائی تک داخل ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے دیہاتیوں کو کھانے پینے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ انتظامیہ نے سیلاب سے نمٹنے کے لیے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ سیلابی صورتحال کے باعث متاثرہ علاقوں میں سڑکوں کو احتیاط کے طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو آمدورفت میں مشکلات کا سامنا ہے۔ وہیں، گجرات کے علاقہ 'کچھ' میں بھی سیلاب کی تباہ کاریاں جاری ہیں۔ شدید بارش کی وجہ سے اوڑاسہ میں واقعہ سنگھانا ندی میں طغیانی آگئی، جس کی وجہ سے تقریباً 15 گائیں پانی میں بہہ گئیں۔ گجرات کے کئی اضلاع میں موسلادھار بارش کی وجہ سے حالات خراب ہو گئے ہیں۔ سیلابی صورتحال کے پیش نظر حکومت نے متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ گجرات کے وزیر اعلی بھوپیندر بھائی پٹیل نے سیلاب سے متاثرہ کئی اضلاع کا فضائی معائنہ بھی کیا۔ سی ایم بھوپیندر بھائی پٹیل نے ایکس پر اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سوراشٹر کے ساحلی اضلاع میں شدید بارش کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا۔ جام نگر اور دوارکا اضلاع کے دیہاتوں کے فضائی معائنہ کے بعد دونوں اضلاع کے عہدیداروں اور ساتھ میٹنگ کی گئی اور راحت اور بچاو؟ کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا، ''ضلع انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تیز بارش کے دوران لوگوں کی حفاظت کے لیے تیزی سے کام کریں۔ ساتھ ہی انہیں ضروری ہدایات بھی دی گئی ہیں کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ بے گھر افراد کو تمام بنیادی سہولتیں ملیں۔''

بجٹ میں امتیازی سلوک پر ناراضگی

نیتی آیوگ کی میٹنگ میں نہیں شریک ہوں گے 4 وزرائے اعلیٰ

نئی دہلی:24/ جولائی (ایجنسیز) وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن کے ذریعے پارلیمنٹ میں عام بجٹ پیش کیے جانے کے بعد سے اس کی شدید مخالفت ہورہی ہے۔ ملک کی تمام اپوزیشن پارٹیاں و غیر بی جے پی ریاستیں مرکز پر امتیازی سلوک کا الزام عائد کررہی ہیں۔ ایسے میں 27 جولائی کو دہلی میں ہونے والی نیتی آیوگ کی میٹنگ میں ملک کے 4 وزرائے اعلیٰ نے شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ بجٹ میں امتیازی سلوک کے خلاف بطور احتجاج جن وزرائے اعلیٰ نے نیتی آیوگ کی میٹنگ میں شریک نہیں ہونے کا اعلان کیا ہے، ان میں کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی، ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو اور تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ و ڈی ایم کے کے سربراہ ایم کے اسٹالن شامل ہیں۔ دوسری جانب بجٹ میں غیر بی جے پی ریاستوں کے امتیازی سلوک کا الزام عائد کرتے ہوئے آج (24 جولائی) پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث ہونے سے قبل ہی انڈیا الائنس نے بجٹ کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ انڈیا الائنس کا الزام ہے کہ مرکزی حکومت نے بجٹ میں اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری و رکن پارلیمنٹ کے سی وینو گوپال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 27 جولائی کو نیتی آیوگ کی میٹنگ میں کانگریس کے وزرائے اعلیٰ کی شرکت نہ کرنے سے متعلق معلومات دی ہے۔ 23 جولائی کو کی گئی پوسٹ میں وینو گوپال نے کہا ہے کہ آج پیش کیا گیا مرکزی بجٹ انتہائی امتیازی اور خطرناک تھا۔ یہ مکمل طور پر ان وفاقی اصولوں اور انصاف کے خلاف ہے، جن کی پیروی مرکزی حکومت کو کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس امتیازی رویے کے خلاف احتجاجاً کانگریس کے وزرائے اعلیٰ نیتی آیوگ کی 27 جولائی کو ہونے والی میٹنگ کا بائیکاٹ کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس حکومت کا رویہ مکمل طور پر آئینی اصولوں کے منافی ہے۔ ہم اس میٹنگ میں حصہ نہیں لیں گے جو صرف اس حکومت کے اصل امتیازی رنگوں کو چھپانے کے لئے بلائی گئی ہے۔

ایلون مسک کا اعلان، دنیا کی طاقتور ترین اے آئی آرہی ہے، ٹریننگ شروع ہوگئی

ایلون مسک کا اے آئی وینچر ایکس اے آئی ہے۔ اس کے اے آئی پلیٹ فارم کا نام گروک ہے۔ اس بارے میں کمپنی کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا کا سب سے طاقتور اے آئی کلسٹر ہے۔ یہ تربیت میمفس میں شروع ہوئی ہے جو کہ امریکی ریاست ٹینیسی کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ اعلان خود ایلون مسک نے کیا ہے۔ اس شہر میں ایک نظام نصب کیا گیا ہے، جس میں AIH100Nvidia1,00,000 چپس استعمال کئے گئے ہیں۔ ایلون مسک نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کے ذریعہ یہ اطلاع دی۔ انہوں نے اس کے لیے ایکس اے آئی ٹیم، ایکس ٹیم اور @نیویڈا کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ یہ دنیا کا سب سے طاقتور اے آئی ٹریننگ کلسٹر ہے۔ ایک اور پوسٹ میں ایلون مسک نے کہا کہ دنیا کے طاقتور ترین اے آئی سے ہر کوئی فائدہ اٹھائے گا۔ یہ اس دسمبر سے شروع ہوسکتا ہے۔ اس سے قبل اس نے کہا تھا کہ گروک کو میمفس میں تربیت دی جارہی تھی۔ ہر کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ ایلون مسک کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دو ہفتے قبل یہ انکشاف ہوا تھا کہ ایکس اے آئی اور اوریکل کے درمیان سرورز پر 10 ارب امریکی ڈالرز کی ڈیل ہوئی تھی۔ اس رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ایلون مسک اپنا ڈیٹا سینٹر بنانا چاہتے ہیں اور اے آئی چپس بھی خرید رہے ہیں۔ ایکس اے آئی اپنے لیے 100 H100(100,000) سسٹم تیار کررہا ہے۔ ز

متعلقہ حکام صنعت کاروں کے ساتھ مل کر

پربھنی کی صنعتی ترقی کے لیے کوششیں کریں: کلکٹر گاوڑے

پربھنی:24/جولائی (ورق تازہ نیوز) ضلع کے تمام صنعت کاروں اور برآمد کنندگان کو چاہئے کہ وہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کے ذریعہ لاگو وزیر اعظم روزگار تخلیق اور وزیر اعلی کے روزگار تخلیق پروگرام اسکیم کے ذریعہ نئی صنعتیں شروع کریں۔ اس کے علاوہ، ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے متعلقہ محکمہ کے افسران کے ساتھ نئے صنعت کاروں سے ضلع میں صنعت کی ترقی کے لیے کوششیں کرنے کی اپیل کی۔ ضلع میں تاجروں کے کاروبار مشکلات کا شکار ہونے کے باعث ان کی جائیدادیں ضبط کرنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ اس میں 5 لاکھ سے 3 کروڑ روپے تک کا سرمایہ دستیاب کرایا گیا۔ اگر ہم ضلع میں صنعت کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں تو صرف کاروباری افراد پیدا کرنا مفید نہیں ہے۔ صنعت وتجارت کی تباہی کی وجوہات کی تحقیقات کی جائیں۔ اس لئے ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے آج یہاں متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس سلسلے میں مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر تلاش کریں۔ ڈسٹرکٹ پلاننگ کمیٹی ہال میں نئے تاجروں کے لیے ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر کلکٹر شری گاوڑے مخاطب تھے۔ اگنائٹ مہاراشٹر 2024 کی ایک روزہ ضلعی سطح کی ورکشاپ کا انعقاد آج ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی ہال میں کیا گیا تا کہ یہاں کے ضلعی صنعت مرکز کے ذریعے ایم ایس ایم ای سیکٹر کے بارے میں ریاستی اور مرکزی حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات کے بارے میں بیداری پیدا کی جاسکے۔

سابقہ ڈپٹی میئر نظیر احمد بابا کا انتقال

ناندیڑ: 24/ جولائی۔ (ورق تازہ نیوز) سابقہ ڈپٹی میئر ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن جناب نظیر احمد بابا کا آج صبح پیرانہ سالی کے باعث انتقال ہوگیا۔ ان کی تدفین آج بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد عابدین نئی ابادی میں ادا کی گئی اور اس سے متصل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ ادارہ ''ورق تازہ'' نظیر احمد بابا کے انتقال پر ملال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالٰی سے دعا گو ہیکہ وہ انکی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء کرے آمین۔

ہوم گارڈ رجسٹریشن کے لیے 14 اگست تک آن لائن درخواست دینے کی اپیل

ناندیڑ:24/جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ڈسٹرکٹ ہوم گارڈ میں مخلوعہ 335 ہوم گارڈ ممبروں کے بیک لاگ کو پُر کرنے کے لیے 16 اگست 2024 سے پولیس ہیڈ کوارٹر ناندیڑ میں ہوم گارڈ رجسٹریشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے لیے 14 اگست 2024 تک آن لائن درخواستیں طلب کی جاتی ہیں۔ ہوم گارڈ رجسٹریشن کی معلوماتی شیٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات https//:maharashtracdhg.gov.in/mahahg/login1.php پر دستیاب ہے۔ ڈسٹرکٹ کمشنر ہوم گارڈ، ناندیڑ کو اس بیک لاگ کو تبدیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ تاہم، ضلع کمشنر اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار نے ناندیڑ ضلع کے رہائشی امیدواروں سے اپیل کی ہے جو ہوم گارڈ میں خدمات انجام دینا چاہتے ہیں کہ وہ رجسٹریشن کے لیے درخواست دیں۔

گنگا میں ڈوب رہے 6 کانوڑیوں کی عاشق علی نے بچائی جان

ہر سال 40 سے 50 کانوڑیوں کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں

لکھنو: کانوڑیوں کی بڑی تعداد گنگا کا پانی لینے کے لیے ہری دوار پہنچ رہی ہے مگر طغیانی کی وجہ سے بہت کانوڑیئے گنگا کی تیز لہروں میں بھی پھنس جارہے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ڈوبنے بھی لگتے ہیں۔ ایسے کانوڑیوں کی جان بچاتے ہیں عاشق علی جو ایس ڈی آر ایف کے ہیڈ کانسٹبل ہیں۔ عاشق علی اور ان کی ٹیم گنگا میں ڈوبنے والے 6 کانوڑیوں کی اب تک جان بچا چکی ہے۔ انہیں کانوڑیوں میں سے ایک 21 سالہ مونو سنگھ بھی ہے جو 23 جولائی کو گنگا کی تیز لہروں میں پھنس گیا، جس کے بعد عاشق علی نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر گنگا میں چھلانگ لگا کر اس کی جان بچائی۔ خبروں کے مطابق منگل (23 جولائی) کو کانگڑا گھاٹ پر کانوڑ یاترا کے دوران فرید آباد کے پیر بابا محلّہ کا رہنے والا ایک 21 سالہ نوجوان مونو سنگھ گنگا کی تیز لہروں میں پھنس گیا اور ڈوبنے لگا۔ گھاٹ پر تعینات ایس ڈی آر ایف کے ہیڈ کانسٹبل عاشق علی کی نظر جیسے ہی ڈوبتے ہوئے مونو سنگھ پر پڑی، وہ وقت ضائع کیے بغیر گنگا میں کود گئے اور مونو سنگھ کے پاس پہنچ کر اس کی جان بچائی۔ عاشق علی کی اس بہادری کی خوب تعریف کی جارہی ہے۔ اس واقعہ کی تفصیلات بتاتے ہوئے ہیڈ کانسٹیبل عاشق علی نے انڈین ایکسپریس کو بتایا کہ وہ کانگڑا گھاٹ پر معمول کے مطابق اپنی ڈیوٹی کررہے تھے کہ انہوں نے مونو کو دیکھا جو تیر کر گنگا ندی کو عبور کرنے کی کوشش کررہا تھا لیکن وہ درمیان میں ہی تھک کر لہروں میں پھنس گیا۔ جس کے بعد اسے بچانے کے لیے میں نے گنگا ندی میں چھلانگ لگادی۔ عاشق علی نے کہا کہ یہ ان کا کام ہے۔ وہ اور ان کی ٹیم برسوں سے یہ کام کررہی ہے۔ وہ ہر سال تقریباً 40-50 کانوڑیوں کی جان بچاتے ہے۔ عاشق علی نے بتایا کہ اس کے لیے ہمیں خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ کانوڑ یاترا شروع ہونے کے بعد سے اب تک عاشق علی اور ان کی ٹیم نے دیگر 5 کانوڑیوں کی جانیں بچائی ہیں۔ ان میں سے ایک کانوڑ 21 سالہ سندیپ سنگھ ہے گورکھپور کا رہنے والا ہے۔ وہ گنگا ندی کے تیز بہاو؟ میں آگیا اور ڈوبنے لگا۔ عاشق علی اور ان کی ٹیم نے گنگا ندی میں چھلانگ لگا کر سندیپ سنگھ کی جان بچائی۔ دوسرا واقعہ 21 سالہ گووند سنگھ کا ہے۔

ظہیر الدین بابر ''ورق تازہ'' کے نمائندہ خصوصی نامزد

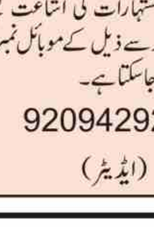

معزز قارئین کرام اور مشتہرین حضرات کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ظہیر الدین بابر کو روزنامہ ''ورق تازہ'' ناندیڑ کا نمائندہ خصوصی نامزد کیا گیا ہے۔ خبروں 'مضامین اور اشتہارات کی اشاعت کیلئے ظہیر الدین بابر سے ذیل کے موبائل نمبر پر راست رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

9209429221

(ایڈیٹر)

یونیورسٹی آف حیدرآباد کی ریسرچ اسکالر شیخ عائشہ برکس یوتھ سمٹ 2024 کے لئے منتخب

حیدرآباد: یونیورسٹی آف حیدرآباد کی پی ایچ ڈی اسکالر (کیمسٹری) شیخ عائشہ کو برکس یوتھ سمٹ 2024 کے لئے مندوب کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ وہ پروفیسر وائی سرینواس راو؟ کے تحت ریسرچ کا کام کررہی ہیں۔ وہ 22 سے 26 جولائی تک روس کے شہر اولیانوسک میں برکس کے یوتھ منسٹرس سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گی۔ اس تقریب کا اہتمام وزارت برائے امور نوجوانان اور کھیل (محکمہ برائے امور نوجوانان) نے کیا ہے۔ اس کا مرکزی ایجنڈا برکس کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات کی کارکردگی اور جمہوریت کو بڑھانے کے بارے میں نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنا ہے۔

محمد رفیع صاحب کی برسی کے موقع پر سنگیت سادھنا منچ کی جانب سے فلمی گیتوں کا پروگرام' داخلہ مفت

ناندیڑ۔(نامہ نگار) برصغیر کے عظیم گلوکار محمد رفیع صاحب کی 44 ویں برسی کے موقع پر سنگیت سادھنا منچ، ناندیڑ، کی جانب سے یہاں کے کسوم سبھاگرہ ہال میں فلمی گیتوں پر مشتمل ایک خصوصی پروگرام "دل نے پھر یاد کیا" بتاریخ 28 / جولائی، شام ساڑھے چھے بجے منعقد کیا جارہا ہے جس میں مقامی اور بیرونی فنکار/گلوکار حصہ لے رہے ہیں۔ قابل ذکر گلوکاروں میں سینیر رفیع سنگر منظور ہاشمی، داراسودے، صحافی وجے بنڈیوار، شیواجی ٹاک، ڈاکٹر راجیش پتنگے، لکشمی کانت کلکرنی، مشہور گلوکارہ للیتا ڈکچے، پربھا پاٹل، ورشا سودے، مانسی کروندے کے نام شامل ہیں۔ اناؤنسمینٹ کی ذمہ داری اسمیتا موہریر نبھائیں گی۔ مہمانان خصوصی میں شری بالاجی راؤ کلیان کر (ایم۔ایل۔اے شمال ناندیڑ)، ڈاکٹر ہنس راج ویدیہ (ناندیڑ بھوشن)، شنتنو ڈوی پھوڑے، فاروق احمد (ریاستی ترجمان ونچت بہوجن آگھاڑی)، محمد تقی صاحب (ایڈیٹر روزنامہ "ورق تازہ")، جگل کشور دھوت، کیشو گھونسے پاٹل (ایڈیٹر گوداتیر سماچار)، ایڈوکیٹ گجانن پمپر کھیڑے کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس یادگار پروگرام میں داخلہ مفت رہے گا۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک رہنے کے لئے منتظمین نے عوام الناس سے گزارش کی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین مدرسہ ماڈرنائزیشن اسکیم

15 ستمبر تک تجاویز جمع کروائیں

پربھنی: ریاست میں رجسٹرڈ مدارس کو جدید بنانے کے لیے ڈاکٹر ذاکر حسین مدرسہ جدید کاری (ماڈرنائزیشن) اسکیم 2024-25 کے لیے تجاویز کو 15 ستمبر 2024 تک کلکٹریٹ کو پیش کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت اہل مدارس کو گرانٹ کے لیے حکومت سے سفارش کی جائے گی۔ اس کے لیے کلکٹر کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور جو مدارس اس اسکیم کے تحت سال 2024-25 کے لیے سبسڈی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تجاویز کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے کو بھیجیں۔ ضلع کلکٹر کی صدارت میں ایک کمیٹی 11 اکتوبر 2023 کے حکومتی فیصلے میں طے شدہ معیار کے مطابق ان کا معائنہ کرنے کے بعد حکومت کو اہل مدارس کی سفارش کرنے کے لیے حکومت کو تجویز بھیجے۔ اس کے علاوہ، ریاست میں رجسٹرڈ اسکولوں کی جدید کاری کے لیے، حکومت سے تسلیم شدہ نجی امداد یافتہ، غیر امدادی، مستقل غیر امدادی اسکول، جونیئر کالج، صنعتی تربیتی ادارے، میونسپل کونسل اور معذور اسکول جن میں مذہبی اقلیتی طلبہ کی اکثریت ہے، سال 2024 کے لیے سبسڈی اسکیم۔ کابینہ کی منظوری کے مطابق 7 اکتوبر 2015 کے حکومتی فیصلے کے مطابق اس اسکیم کے تحت کلکٹر کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو حکومت کو گرانٹ کے لیے اہل اسکولوں کی سفارش کرے گی۔ درخواست کی گئی ہے کہ حکومتی فیصلے میں طے شدہ معیار کے مطابق اہل اسکولوں کا معائنہ کیا جائے اور حکومت کو سفارش کے لیے تجاویز بھیجی جائیں اور دلچسپی رکھنے والے اسکولوں کی جانب سے 15 ستمبر 2024 تک متعلقہ کلکٹر آفس میں تجاویز پیش کی جائیں۔ اس لیے مدارس کو چاہیے کہ وہ 15 ستمبر 2024 تک کلکٹر آفس کو تجویز پیش کریں۔ پریس ریلیز کے مطابق کلکٹر آفس 15 اکتوبر 2024 تک حکومت کو موصول ہونے والی تجاویز بھیجے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔